سلسلہ دین و دُنیا - لائبریری

اِسلامی نظریات

از غلام دستگیر نامی

مکتبہ دین و دُنیا (رجسٹرڈ)

سرکلر روڈ لاہور
نزد چوک اردو بازار

نقش اوّل

قیمت عہ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

طابع :- ب - او - ایس

مطبع :- رحمانی پریس لاہور

فہرست مضامین

اسلامی نظریات

۱۔ حمد و ثنا

حمد و ثنا کے لائق وہ مقدس صانعِ حقیقی ہے۔ جس نے صفحہ کائنات پر اپنی قلم قدرت کی رنگینی سے بوقلموں نقاشی کر کے کرہ ارضی کو بقعہ نور بنایا۔ اور معرفت، عبادت، کے لائق وہ معبود برحق اور خدائے بزرگ و برتر ہے۔ جس نے اپنے فیض بے حساب اور شانِ بندہ نوازی سے ذرہ بے سامان کو ہمسر خور دکھایا۔ موالیدِ ثلاثہ کو عجائبات قدرت کا مخزن بنا کر اپنی توحید کا سکہ ہر سُو بٹھایا۔ ایک ہی شجر سے مختلف ذائقے کے پھل پیدا کیئے۔ ایک ہی نوع کے افراد کو مختلف اقسام میں تقسیم کیا۔ ایک ہی اصل سے لاتعداد نمونے مہیا کئے۔ پستی سے لے کر بلندی تک ایسی باقاعدہ لاکھوں عجائب و غرائب جلوہ گر فرمائے۔ جن کے پے در پے مشاہدات سے عقلِ سلیم پکار اٹھی کہ اللہ واحد ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔

اسی خدائے برحق و قادرِ مطلق نے اپنے فضل

و کرم خاص سے انسان کو اپنی جملہ مخلوق سے بزرگتر بنایا جو فضائل و شمائل سے قدرت کے خزانے سے بے مانگے عطا فرمائے گئے وہ محتاج بیان نہیں۔ انسان کی پیدائش اس کا وجود اس کی نشو و نما اس کا انحطاط اس بات کی زبردست شہادت ہیں کہ اس کا خالق زبردست حکمت والا اور اپنی عظمت و کبریائی میں بے مثل و بے نظیر ہے۔ خیالات کی بلند پروازی عقول کی عقدہ کشائی اس کے ادراک سے قاصر ہے عقل اس کی راہ میں حیران ہے اور سمجھ بیچاری کام نہیں کر سکتی۔

یہ ہستی کے لطف کا معجزہ، یہ انہی کے رحم کا طفیل ہے کہ اس نے اپنی حکمت بالغہ و قدرت کاملہ سے اعضائے انسانی کے تمام قوائے روحانی کو منسلک کر دیا۔ اور انسان کے لیے ہر طرح کی ترقی اور کمال کے اعلیٰ منازل کا باب کھول دیا۔ تمام جہان کی لا تعداد نعمتیں اس کے فائدہ اور آرام پانے کے لئے عام کر دیں۔

جو خاک ہستی ہیں سب انسان کے لیے ہے
آراستہ یہ گھر انسان کے لیے ہے

انسانی ہستی میں جملہ کمالات کا سرچشمہ عقل ہی کو بنایا اور اس میں ہر طرح کی استعداد و قابلیت

عطا کی۔ نسق و نظم عالم کی پیچیدگیوں کو سلجھانے کا
کام اسی کے سپرد کیا۔ یہ عقل نہیں۔ بلکہ عطیۂ الٰہی
ہے۔ جو مہربان پروردگار کی بے مثل نعمتوں سے ایک
نعمت عظمیٰ ہے جو اپنے بندے کو عطا فرما کر ممتاز
فرمایا۔ تاکہ وہ اس سے بہ آسانی اکتساب فضیلت
و کمال کر سکے اور ہر طرح کے آلام و مکارہ سے
نجات پا سکے۔

۲۔ توحید

۱۔ اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ اپنی صفات میں یگانہ
ہے۔ اپنا مثیل و نظیر نہیں رکھتا۔ ازل سے ہے۔
ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ سب حوائج سے پاک ہے۔ ہر
جگہ موجود ہے۔ نہ کسی سے پیدا ہوا۔ بلکہ ہر چیز
کو خود پیدا کرنے والا ہے۔ اولاد، قبیلے سے مبرا
ہے۔ اس کا کوئی ہمسر نہیں۔ تمام نقصانوں سے
منزہ ہے۔ اور تمام صفات و کمالات کا جامع
ہے۔

۲۔ اس کی ذات و صفات کی ابتدا نہیں اور نہ
ہی انتہا۔ یعنی سب قدیم (ازلی) ہیں۔ اس کی صفات
ذاتی [illegible] ہیں۔

(۱) وہ ہمیشہ زندہ ہے۔
(۲) ہر چیز پر اس کو قدرت ہے۔
(۳) کوئی چیز اس کے علم سے پوشیدہ نہیں۔
(۴) کلام فرماتا ہے۔
(۵) ہر جگہ سنتا ہے۔
(۶) سب کچھ دیکھتا ہے۔
(۷) جو چاہے، کرتا ہے۔
(۸) کُل چیزوں کو وہی پیدا کرتا ہے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ ان تمام صفات سے جو مخلوق کے لئے مخصوص ہیں سب سے پاک ہے۔ جو کچھ وہم میں آئے وہ مخلوق ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شان اس سے بلند ہے۔ اللہ تعالیٰ کی جن صفات مثلاً ید (ہاتھ) وجہ (منہ) وغیرہا کا ذکر قرآن مجید اور احادیث نبویؐ میں آیا ہے۔ وہ سب بے مثل و بے مانند ہیں۔ ان پر اسی طرح ایمان لائیں جیسا ان کا ذکر آیا ہے۔ ان کی کیفیت اللہ تعالیٰ کے سپرد کریں۔ تاویل و تفتیش کے درپئے نہ ہوں کہ اس کی گنجائش نہیں۔

۴۔ اللہ تعالیٰ کی حقیقت سمجھنے سے کُل مخلوق عاجز ہے اور مطلقاً کوئی بشر خواہ وہ پیغمبر ہوں یا اولیاء، جن ہوں خواہ فرشتے، اُس کی کُنہ سے آگاہ نہیں۔ البتہ تجلیات ذاتی، صفاتی، اسمائی انبیاء علیہم السلام

کو اور ان کی پیروی کی برکت سے اولیائے کرام رضی اللہ عنہم کو نصیب ہوتی ہیں۔ وہ بھی اپنے اپنے درجے اور مرتبے کے مطابق۔

۵۔ اللہ تعالیٰ کے تمام کام حکمت اور مصلحت سے خالی نہیں۔ لیکن ان سے اس کو کوئی نفع اور غرض نہیں پہنچتی۔

۶۔ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے ذمہ واجب نہیں کہی جا سکتی۔ جو کچھ مہربانی کرے۔ اس کا فضل اور رحمت ہے۔

۷۔ اللہ تعالیٰ عادل ہے۔ اس کی صفت عدل اور فضل کے متعلق چھ صورتیں ہیں۔ جن کا اعتقاد ایک ضروری امر ہے۔

(۱) اللہ تعالیٰ کسی پر ایک ذرہ بھر بھی ظلم روا نہیں رکھتا۔

(۲) کسی شخص کی نیکی میں سے ذرہ بھر کمی نہیں کرتا۔

(۳) کسی کو بغیر گناہ عذاب نہیں کرتا۔

(۴) اس کا فضل ہے کہ اپنے مسلمان بندوں پر جو تکلیف یا مصیبت بھیجے۔ اس میں بھی ان کے لئے اجر عطا فرماتا ہے۔

(۵) کسی کو نیکی یا بدی پر جبر نہیں فرماتا۔

۷۔ کسی کو ایسی تکلیف یا حکم نہیں دیتا۔ جو اس کی طاقت سے باہر ہو۔

۸۔ عبادت کے لائق صرف اسی کی ذات والا صفات ہے۔ عبادت خواہ مالی ہو خواہ بدنی، سب اسی کی ذات پاک کے لئے ہونی چاہیئے۔

۹۔ بیماری سے شفا، روزی بخشنا، تکالیف، مصائب کو دور کرنا بطور استقلال و خلق قبضۂ قدرت الٰہیہ میں ہے۔ البتہ اسباب ظاہری و باطنی کو سبب بننے کے باعث نسبت دی جاتی ہے۔

۱۰۔ اللہ تعالیٰ کی سب صفات ذات میں واحد ہیں سب تعلق ان کی حد نہیں، مشتق فانی نہیں اور اس کی صفات ازلی ہیں۔

۱۱۔ اللہ تعالیٰ کے بہت سے نام ہیں اور اس کی صفات کی حد نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے جو اسماء پاک اس کی کلام قرآن مقدس میں وارد ہوئے ہیں اور یہ سب نام کلام الٰہی کی طرح ازلی ابدی ہیں۔ اور بندوں کا انہیں اپنی زبان پر لانا یا لکھنا حادث (فانی) ہے۔

۱۲۔ آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار اہل جنت کو بہشت میں بطور بہت بڑی نعمت کے عطا ہوگا۔ بلا کیف و بلا جہت

۱۳۔ حکیم مطلق عزّ شانہٗ تمام اسباب کا مسبّب اور ان کا پیدا کرنے والا ہے۔

۱۴۔ جن نام کے معنوں سے شانِ الٰہی میں نقص لازم آتا ہو۔ اس کا ذاتِ حق جلّ شانہٗ پر بولنا کُفر ہے۔ اور سوائے ان ناموں کے جو شرع میں وارد ہوئے ہیں۔ اللہ جلّ شانہٗ پر دُوسرے ناموں کا اطلاق کرنا جائز نہیں۔

۱۵۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو عبادت کا مستحق جانے یا اس کو صفاتِ الٰہیہ میں سے کسی صفت میں برابر خیال کرے۔ اس کا نام مشرک ہے۔ شرک اور کفر (اللہ تعالیٰ بچائے) نتیجہ کے خیال سے ایک ہیں۔ دونوں کا مرتکب ہمیشہ کے عذاب کا مستحق ہے۔

۱۶۔ جملہ عبادات و طاعات اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اور اس کے حکم کی تعمیل سمجھ کر کرنے چاہئیں۔ جنّت کی خواہش اس نیّت سے کرنی چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا محل ہے۔ اور دوزخ سے پناہ مانگنی چاہیئے۔ کہ وہ جائے قہر و غضب ہے۔

۱۷۔ وعدہ بخشش و رحمتِ الٰہی گناہ گاروں کے لئے برحق ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی اُمید اور گناہ کے باعث عذاب کا ڈر رکھنا مومن کی علامت

ہے۔

۱۸۔ مُردے کے حق میں دُعا کرنا یا صدقہ دینا اس کے لئے موجب ثواب ہے۔

۱۹۔ گناہ کو حلال جاننے سے ایمان ضائع ہو جاتا ہے۔

۲۰۔ کسی کا نام لے کر کافر کہنا یا لعنت کرنا بڑا گناہ ہے۔ البتہ جن کی لعنت قرآن و حدیث میں آئی ہے جیسے جھوٹوں پر خدا کی لعنت یا ظالموں پر لعنت یا جس کسی کے کُفر کی خبر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی ہے اور اس پر لعنت فرمائی ہے۔ اس کا کچھ گناہ نہیں۔

۲۱۔ دوزخ میں سوائے کافروں اور مُشرکوں کے اور کوئی ہمیشہ نہیں رہے گا۔ گناہ گار مومن اپنے گناہوں کی سزا پا کر آخر جنّت میں جائیں گے۔

۲۲۔ کبیرہ گناہ کرنے سے آدمی کافر نہیں ہو جاتا اور ایمان سے خارج نہیں ہوتا۔ البتہ گناہ خواہ صغیرہ ہوں خواہ کبیرہ ان کو حلال جانے تو ایمان جاتا رہتا ہے۔

۲۳۔ گناہ کبیرہ کا شمار بہت ہے۔ اکثر قول کے مطابق یہ بارہ ہیں:۔

(۱) شرک کرنا۔

(۲) خونِ ناحق کرنا۔
(۳) عورت صالحہ کو تہمت زنا لگانا یا گالی دینا۔
(۴) زنا کرنا۔
(۵) جہاد سے بھاگنا۔
(۶) جادو سحر کرنا۔
(۷) یتیم کا مال کھانا۔
(۸) ماں باپ کو ناراض رکھنا۔
(۹) حرم شریف میں گناہ کرنا۔
(۱۰) سود کھانا۔
(۱۱) چوری کرنا۔
(۱۲) شراب پینا اور جوا کھیلنا۔

۲۴۔ اصل ایمان میں سب لوگ برابر ہیں۔ البتہ کمی و زیادتی اعمال کا فرق ضرور ہے۔

۲۵۔ عمر بھر انسان جو اعمال کرتا رہتا ہے خواہ وہ اچھے ہوں خواہ بُرے، مگر جس حالت میں اس کی موت ہوتی ہے اسی کے موافق جزا و سزا ہوتی ہے۔ اس لئے توجہِ خاتمہ ضرور رکھنا چاہیئے۔

۲۶۔ اللہ تعالیٰ سے نا اُمید ہو جانا یا بے خوف ہونا کفر ہے۔

۲۷۔ تمام جہان پہلے بالکل نابود تھا۔ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا۔ پھر جب چاہے اُسے فنا کرے۔

۲۸- کسی شخص سے جب تک وہ عاقل بالغ اور تندرست ہے۔ شریعت کے احکام ساقط نہیں ہو سکتے۔

۲۹- اللہ تعالیٰ کی ہستی پر اس کی مخلوقات گواہ ہے اور اس کی صفات پاک ظاہر و باہر ہیں۔

۳۰- اللہ تعالیٰ دعا مانگنے والوں کی دعا قبول فرماتا ہے اور محتاجوں کی حاجت پوری کرتا ہے۔

۴- رسالت

معجزہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے پیغمبر بھیجے۔ تاکہ دوسرے لوگوں کو اس کا حکم پہنچائیں اور انہیں سیدھی راہ پر چلائیں۔ وہ سب گناہوں سے پاک ہیں۔ اُن سے کفار نے نئے نئے مشکل امور کا مطالبہ کیا۔ جیسے چاند کا شق ہونا یا پتھر کی چٹان سے شیر دار اونٹنی کا نمودار ہونا وغیرہ وغیرہ جس طرح سے کفار نے سوال کیا تھا اور اسی کے موافق ظاہر ہوا۔ اس کا نام معجزہ ہے۔ تمام پیغمبر اور ان کے معجزات برحق ہیں

پیغمبروں کی صحیح تعداد معلوم نہیں بلکہ علم الٰہی میں ہے۔ ان میں سے بعض رسول یعنی صاحب شریعت

ہیں اور بعض نبی - نزول سب کا پیغمبروں کا حضرت آدم علیہ السلام سے اور آخر سب سے آنے والا اور بزرگی میں سب سے افضل نبی آخر الزمان حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں اور ان کے درمیان بہت سے پیغمبر ہوئے ہیں۔

رسولوں میں ابو البشر حضرت آدمؑ، نوحؑ، شیثؑ، ابراہیمؑ، اسمعیلؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ، یوسفؑ، داؤدؑ، سلیمانؑ، ایوبؑ، موسیٰؑ، ہارونؑ، شعیبؑ، زکریاؑ، یحییٰؑ، الیاسؑ، لوطؑ، الیسعؑ، ذوالکفلؑ، عیسےٰؑ، حضرت محمد رسول اللہ علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

بعض پیغمبروں کو بعض پر فضیلت حاصل ہے اور سب سے افضل خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں۔ نہ آپ کی موجودگی میں نہ بعد آپ کے کوئی نیا پیغمبر نہیں آ سکتا۔ قیامت تک آپ سب کے پیغمبر ہیں۔ قرآن مجید جو مقدس کلام الٰہی ہے، حضرت جبرائیل کے ذریعہ آپ پر نازل ہوا۔ آپ کل مخلوق الٰہی کی طرف پیغمبر بن کر آئے اور کوئی جن و بشر آپ کی دعوت سے خارج نہیں۔

حضرت بشیر و نذیر عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کے کمالات کی تصدیق قلبی اور اقرار لسانی اور آپؐ کی تعظیم ظاہری و باطنی اسلام و ایمان کا رکنِ اعظم ہے۔

نص سے ثابت ہے کہ حضورؐ کی اطاعت و تعظیم کا میثاق اسی طرح دوسرے انبیاء علیہم السلام سے لیا گیا۔ جیسا عہدِ میثاق اولادِ آدم سے توحید (اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ) کے متعلق لیا گیا۔

آپؐ کی محبت جب تک اپنے تمام عزیز و اقارب، جان و مال، حاکم محکوم، غرض دنیا کے کل لوگوں سے زیادہ نہ ہو تب تک کوئی مسلمان نہیں ہوتا اور کامل درجہ ایمان تک نہیں پہنچ سکتا اور آپؐ کی پیروی و تعظیم بھی اسی طرح فرض ہے۔ اور اس کے ترک پر عذاب کی وعید نص صریح میں وارد ہے۔ آپؐ کے ساتھ حقیقی محبت اور اتباع کی علامات ذیل ہیں:-

(۱) آپؐ کی اقتداء کرنا۔ اقوال و افعال میں آپؐ کے طریقے کی پیروی کرنا۔ آپؐ کے امر و نہی کو بجا لانا۔

(۲) زبان و دل سے آپؐ کی یاد کو تازہ رکھنا۔

(۳) آپؐ کے جمالِ پاک کا شوق۔

(۴) دل زبان بدن سے آپ کی تعظیم بجا لانا۔

(۵) آپؐ کے اہل بیت اور اصحابؓ رضی اللہ عنہم سے محبت رکھنا اور ان کے دشمنوں کو دشمن جاننا۔
(۶) آپؐ کے طریقے کو چھوڑنے والے کو بُرا جاننا۔
آپؐ کی تعظیم میں جیساکہ آپؐ کی موجودگی میں ہر ایک مسلمان کو آپؐ کی زیارت کرنی فرض تھی۔ ویسا اب حضورؐ کے روضۂ اطہر کی زیارت کو جانا ضروری ہے۔ آپؐ کی حدیث اور فضائل اور نام مبارک سُننے وقت درود شریف پڑھنا اور تعظیم بجا لانا لازم ہے۔

---

[۱] آپؐ کے اہل بیت میں حضرات حسنین شریفین، حضرت فاطمۃ الزہراؓ۔ آپؐ کی دوسری صاحبزادیاں رقیہؓ، زینبؓ، ام کلثومؓ اور صاحبزادے قاسمؓ، عبداللہؓ، ابراہیمؓ اور حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ آپؐ کے ازواج مطہرات و دیگر اقرباء شامل ہیں اور اصحاب کبارؓ میں سے عشرۂ المبشرین (۱) حضرت ابوبکر صدیقؓ (۲) حضرت عمر خطابؓ (۳) حضرت عثمانؓ (۴) حضرت علیؓ (۵) حضرت طلحہؓ (۶) حضرت زبیرؓ (۷) حضرت عبدالرحمٰنؓ (۸) حضرت ابو عبیدہؓ (۹) حضرت سعدؓ (۱۰) حضرت سعیدؓ اور دیگر بدری۔ اُحدی اجنبی مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم اور حضورؐ کے عم بزرگوار حضرت امیر حمزہؓ، حضرت عباسؓ اور حضرت عبداللہ ابن عباس و حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہم قابل تعظیم ہیں۔

[۲] کبار صحابہ کے سوا کل اصحاب رسول اللہ صلعم ۱۲۴۰۰۰ یا کم و بیش ہیں ۱۲

حضور والا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بلحاظ جسمیت بشر تھے اور عوارض بشریہ آپ کو لاحق تھے۔ لیکن آپ کی روحانیت تمام عیوب و نقائص انسانی سے پاک اور ضعف بشری سے مبرا تھی۔ آپ اعلیٰ صفاتِ ملکوت سے موصوف تھے۔ آپ کا علم معرفت ذات و صفاتِ الٰہی تمام نقائص اور عیبوں سے پاک و صاف تھا۔ آپ کی تین حیثیتیں ہیں:۔
(۱) ظاہر صورت بشر (۲) ملکی (۳) وہ مرتبہ جس کو خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

آپ کے تمام فرمان، اور اقوال جو دنیا و دین کے متعلق ارشاد ہوتے ہیں۔ سب صادق اور برحق ہیں۔ کسی وہم اور شک کو ان میں گنجائش نہیں ہے۔

آپ پیغمبر ہونے سے پہلے اور پیچھے کُل گناہ (صغیرہ کبیرہ) سے معصوم اور تمام انسانی خرابیوں سے پاک اور مطہر ہیں۔

آپ کی اب حیات بعد الموت ساتھ جسم مطہر دنیاوی صحیح ہے اور اللہ تعالیٰ آپ کو امت کے حالات سے مطلع فرماتے ہیں۔

مندرجہ ذیل خصوصیات اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے خاص عطا فرمائیں:۔

(۱) آپ کو بحالت بیداری حرم شریف (مکہ) سے بیت المقدس تک پہنچایا۔ آپ نے انبیاء علیہم السلام کی امامت فرمائی اور آسمانوں کی سیر فرمائی۔ اس کا نام 'معراج' ہے۔ آپ نے آسمانوں کے سیر اور عجائبات، جنت، دوزخ اور دوسرے نشانات قدرت کو بچشم خود ظاہر دیکھا اور اسی رات واپس اپنی جگہ پر پہنچ گئے یعنی حضورؐ کو معراج رُوح اور جسم دونوں کے ساتھ ظاہر (جاگتے) ہوا۔

(۲) آپؐ کو معجزات جلیلہ شق القمر، پہاڑوں، درختوں، جانوروں اور کنکروں کا سلام کرنا، اور آپؐ کی نبوت کی تصدیق کرنا، جنّوں کا ایمان لانا وغیرہ وغیرہ عطا فرمائے گئے جو سبھی صحیح اور برحق ہیں۔

(۳) حضور کے معجزات سے قرآن مجید سب سے اعلیٰ مضبوط اور ہمیشہ قائم رہنے والا معجزہ ہے جس کے مقابلہ میں جملہ مخلوقات عاجز ہے۔ اس کی ترکیب کلام، معانی و مطالب سب معجزہ میں داخل ہیں۔ جن امُور غیبیہ کا انکشاف قرآن مقدس فرماتا ہے۔ لاشک وہ معجز ہیں۔

قرآن مجید حضور والا پر بتوسط حضرت جبرئیلؑ نازل ہوا۔ لیکن وحی کی اقسام ایسی بھی ہیں۔ جن میں ملائکہ کو دخل نہیں۔

آپؐ عالم علوم اوّلین و آخرین بوجہ اعلیٰ و اکمل سے فائز فرمائے گئے۔

حضرت سرورِ عالم صلّی اللہ علیہ و آلہٖ و سلّم کی اولاد[1] اور بیبیاں (جو مومنین کی مائیں ہیں)سب قابلِ تعظیم

---

[1] حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ازواجِ مطہرات کے نام مبارک یہ ہیں (۱) بی بی خدیجۃ الکبریٰ رضؓ (۲) سودہؓ بنت زمعہ (۳) عائشہ صدیقہ رضؓ (۴) حفصہ رضؓ (۵) زینبؓ بن خزیمہ (۶) اُمِّ سلمہ رضؓ (۷) زینب رضؓ بنت جحش (۸) رملہ رضؓ بنت ابی سفیان (۹) جویریہ رضؓ بنت الحرث (۱۰) میمونہ رضؓ (۱۱) صفیہ رضؓ بنت حیی (۱۲) ریحانہ رضؓ بنت یزید کا نام بھی مؤرخین نے درج کیا ہے۔ نیز آپؐ کی چار لونڈیاں تھیں۔ جن میں سے (۱۳) ماریہ رضؓ قبطیہ ہے۔ جن کے بطن سے حضرت ابراہیمؑ تولّد ہوئے تھے۔ باقی آپؐ کی چار صاحبزادیاں (حضرت زینب رضؓ، حضرت رقیہ رضؓ، حضرت فاطمۃ الزہرا رضؓ، حضرت اُمِّ کلثوم رضؓ) اور دو بیٹے (قاسمؓ، عبداللہ رضؓ) یہ سب اولاد حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے بطن سے پیدا ہوئی۔

نیز یاد رکھنا چاہیئے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رحلت فرما ہونے پر آپؐ کی خلافت ظاہری کا نام خلافت راشدہ ہے۔ جس کی میعاد بفرمانِ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تیس سال تھی۔ عہد صدیق اکبر رضؓ۔ عہد فاروق اعظم رضؓ۔ عہد عثمان ذی النورین رضؓ۔ عہدِ علی المرتضیٰ رضؓ تقریباً ۴ سال ۹ ماہ۔ عہد امام حسن رضؓ ۶ ماہ پر ختم ہوئی اور دوسری ولایت قرب جس کا سلسلۂ اعظم و مخزنِ فیض حضرت شاہ علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضؓ اور حضرات حسنین شریفین رضی اللہ عنہم ہیں اور یہ سلسلہ حضرت (بقیہ اگلے صفحہ پر)

ہیں۔ آپؐ کی اولاد میں سے سب سے بڑا رتبہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہے۔ حضورؐ کی اولاد کے ساتھ محبّت اور تعظیم رکھنا شرعاً ضروری قرار دیا گیا ہے۔

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہٖ و سلّم کی خدمت میں جو شخص حاضر ہوا اور ایمان لایا اور اسلام پر وفات پائی اس کو صحابی کہتے ہیں۔ ان کی بزرگی و فضیلت قرآن و احادیث سے ثابت ہے۔ ان سب سے محبّت اور اچھا گمان رکھنا چاہیئے۔ ان میں جو تنازعے ہوئے۔ اس کو بھول چوک سمجھ کر ان کی شکایت نہیں کرنی چاہیئے۔ آپؐ کی آل پاک اور اصحاب کرام کی محبّت عین ایمان اور ان کے ساتھ بغض رکھنا علامت کفر ہے۔

مسلمان حبِ خدا و رسولؐ کی اطاعت اچھی طرح

(بقیہ صفحہ ۲۰) آئمہ اثنا عشر تک منتہی ہوتا ہے۔ جن کے نام مبارک یہ ہیں:۔ (۱) حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ (۲) حضرت امام حسنؓ۔ (۳) حضرت امام حسینؓ (۴) حضرت امام زین العابدینؓ (۵) حضرت امام محمد باقرؒ (۶) حضرت امام جعفر صادقؓ (۷) حضرت امام موسیٰ کاظمؓ (۸) حضرت امام علی رضاؒ (۹) حضرت امام محمد نقیؓ (۱۰) حضرت امام محمد تقیؓ (۱۱) حضرت امام حسن عسکریؓ (۱۲) حضرت امام محمد مہدی آخر الزمان۔ رضی اللہ عنہم۔ یہ حضرات قیامت تک طالبانِ قرب حق کے لئے اعظم وسیلہ ہیں۔ اور حضرت صدیق اکبرؓ کا سلسلہ بھی

کرتا ہے اور دُنیا میں گناہوں سے بچتا ہے ۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کا مقبول اور منظور بن جاتا ہے ۔ اُسے ولی اللہ کہتے ہیں ۔ اس سے بھی کبھی ایسی باتیں ظاہر ہوتی ہیں جو اور لوگوں سے نہیں ہو سکتیں ۔ ایسی باتوں کو کرامت کہتے ہیں ۔ کرامت اولیاء برحق ہے ولی اللہ خواہ کس قدر بڑے مرتبہ کو پہنچے ، بنی کے درجہ کو ہرگز نہیں پہنچ سکتا ۔ اولیاء کی عزّت و تعظیم کرنی چاہیئے اور انہیں دوست رکھنا چاہیئے کہ ان کی دوستی خدا تعالیٰ کی دوستی کا موجب

لہ اولیاء اللہ کی تعظیم و تکریم میں کوئی شک و شبہ نہیں ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ (یعنی) تحقیق اولیاء اللہ ان پر کچھ خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے ۔ اور وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور تھے پرہیزگاری کرتے ۔" یعنی تقویٰ ہی ولایت ہے متقیوں اور پرہیزگاروں کی محبت دنیا و آخرت میں مثمر برکات ہے ۔ دنیا میں ان کے انفاس قدسیہ اور صحبت سے قرب حق کی دولت ملتی ہے ۔ آخرت کے لیئے ان کا استفاع بخش ہونا آیت شریف اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ۝ (زخرف ع ۷) سے ثابت ہے ۔ یعنی فرمایا حق سبحانہٗ و تعالیٰ نے " دوست اس دن بعضے ان کے بعضوں کے دشمن ہوں گے مگر پرہیزگار " صحیح ہے کہ پرہیزگاروں کی دوستی عالم عقبیٰ میں نفع بخش ثابت ہوگی ۔

ہے۔
جملہ امام، مجتہد، محدث جو دینی امور میں کمال حاصل کرکے پیشوائے خلق ہوتے ہیں اور عام خاص پر ان کے اتقا اور اجتہاد کی برکات ظاہر ہیں کمالات ظاہری و باطنی کی وجہ سے بیشک عزت و توقیر کے قابل ہیں اور مسلمانوں کو ان کے فیضان سے برکات و فیوض حاصل کرنا باعث سعادت دارین ہے۔

۴۔ کتب

انبیاء علیہم السلام پر خدا تعالیٰ کی طرف سے صحائف اور کتابیں نازل ہوئیں۔ وہ سبھی برحق ہیں۔ صحائف کے علاوہ ان میں سے یہ چار کتابیں زیادہ مشہور و معروف ہیں:۔

(۱) توریت۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر۔
(۲) زبور۔ حضرت داؤد علیہ السلام پر۔
(۳) انجیل۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر۔
(۴) قرآن مجید۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

قرآن مجید سب سے اخیر نازل ہوا ۔ جیسا کہ حضور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں ویسے ہی آپ کی کتاب بھی سب سے آخری کتاب ہے ۔ اب تا قیام قیامت نہ کوئی نیا رسول آئے گا اور نہ ہی کوئی نئی کتاب نازل ہوگی ۔ قرآن مجید پہلی تمام کتابوں کا ناسخ ہے ۔ اور اسی کے احکام پر عمل کرنے کا حکم ہے ۔ اسی میں ایسی اعلیٰ و جامع ہدایت ہے جو قیامت تک تمام قوموں ، لوگوں اور سب ملکوں اور کل زمانوں کی ضروریات کے لئے کافی ہے ۔ قرآن مجید میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اور نہ ہی ہو سکتی ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ خود اس کا محافظ اور نگہبان ہے ۔ پہلی کتابوں میں بہت کچھ ملاوٹ اور تغیر ہو گیا ہے ۔

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور کلام خدا بے مثل اور بے کیف ہے ۔ جیساکہ صفات الٰہی ہیں البتہ مصاحف میں قرآن شریف کے حروف منقوش دتحریر ، ہیں ۔ یا دلوں میں قرآن مجید محفوظ ہے یا زبانوں پر پڑھا جاتا ہے ۔ ان سب صورتوں میں حروف ، کاغذ وغیرہ ، آلات تحریر و نقش ۔ دل ۔ زبانیں مخلوق ہیں کہ تلاوت قرآن مجید کے لیے کتابت

حرُوف، کلمے، آیتیں یہ سب اسباب ہیں اور اللہ تعالیٰ کا کلام اس کی ذات سے قائم ہے اور یہ وحی کے ذریعہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ و آلہٖ و سلّم پر اُتارا گیا ہے۔

۵۔ ملائکہ

اللہ تعالیٰ کی کچھ مخلوق نُور سے پیدا کی گئی ہے۔ جن کا نام ملائکہ (فرشتے) ہیں۔ ان میں نر و مادہ کا کچھ ذکر نہیں۔ وہ نظر سے پوشیدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے سپُرد بہت سے کام کیے ہیں۔ کئی تو تسبیح و تقدیسِ الٰہی میں مصروف ہیں۔ کئی عرشِ مجید کے اُٹھانے والے ہیں۔ کئی تدبیرِ عالم کے کام پر زمینوں، آسمانوں میں رہتے ہیں۔ کئی نامۂ اعمال لکھتے ہیں۔ کچھ حفاظتِ بنی آدم پر، کچھ جنّت میں مختلف کاموں پر، کئی عذاب پر متعیّن ہیں۔

فرشتے جس جس کام پر مامور ہیں وہ ٹھیک اسی طرح بجا لاتے ہیں جس طرح فرمانِ باری ہوتا ہے۔ تعمیلِ حکم میں ذرّہ بھر کمی نہیں کرتے۔ ان میں سے یہی چار فرشتے بہت مشہور ہیں:-

(۱) حضرت جبرائیلؑ - یہ احکام رسانی کے کام پر مامور ہیں۔
(۲) حضرت میکائیلؑ - ان کے ذمہ نزولِ باراں و تدبیر عالم نباتات ہے۔
(۳) حضرت اسرافیلؑ - صور پھونکنے پر مامور ہیں۔
(۴) حضرت عزرائیل - قبضِ ارواح کا کام ان کے سپرد ہے۔

ملائکہ کے وجود کا انکار یا ان کی تاویل انسانی قوتوں وغیرہ سے کرنا خلاف نص ہے۔

فرشتوں کی ایک دوسرے پر فضیلت یعنی جبرائیلؑ بہتر ہیں اسرافیلؑ سے یا اسرافیلؑ بہتر ہیں میکائیلؑ سے وغیرہ کے بارے میں کوئی نص وارد نہیں۔ اس لئے عقلاً کسی ایک کو دوسرے پر ترجیح نہیں دینی چاہیئے۔ البتہ علمِ الٰہی میں ان کے لیے مخصوص شرف اور فضیلت ہے۔

فرشتوں کی طرح اللہ تعالیٰ کی ایک اور مخلوق بھی، جو نظر سے پوشیدہ ہے۔ آگ سے پیدا کی گئی ہے۔ جن میں نیک بھی ہیں اور بد بھی "جن" کہلاتے ہیں۔ وہ شریعت مقدس اسلام کے بھی مکلف ہیں۔ ان کے وجود پر بھی اللہ تعالے کا کلام پاک شاہد ہے۔ ان کی اولاد بھی ہے۔ ان

میں سے ایک قسم شیاطین کی ہے جو خیالاتِ فاسدہ کا القا کرتے ہیں۔ جیساکہ بعض فرشتے بندوں کے دلوں میں نیکی کا ارادہ ڈالتے ہیں۔

۶۔ قیامت

مرنا حق ہے۔ مرنے کے بعد منکر نکیر کا آنا، توحید رسالت، دین کے متعلق سوال کرنا۔ اور مُردے کا قُدرتِ الٰہی سے جواب دینے پر قادر ہونا صحیح ہے۔ مومن کو قبر میں راحت و نعمت، کافر کو عذاب و عتاب برحق ہے۔

قیامت میں کچھ شک نہیں، اجزاء اعمال حق ہے۔ قیامت کے آنے سے پہلے جن علامات کا ذکر قرآن مجید اور احادیث شریف میں وارد ہوا ہے۔ وہ سبھی برحق ہیں اور ان میں کسی قسم کی تاویل کی گنجائش نہیں۔ جیسے:-

(۱) امام مہدیؓ آخر الزمان کا ظہور اور عدل و انصاف کرنا۔

(۲) حضرت عیسٰی علیہ السّلام کا نزول۔

(۳) خروج دجّال اور اس کا حضرت مسیح علیہ السّلام کے ہاتھوں مقتول ہونا۔

(۴) تمام روئے زمین پر دینِ واحد (اسلام) کا علَم بلند ہونا۔
(۵) آمد یاجُوج و ماجُوج۔
(۶) دابتہُ الارض کا ظاہر ہونا۔
(۷) مغرب سے سُورج کا طلوع ہونا وغیرہ اور کل چیزوں کا فنا ہو جانا۔
غرض جو جو نشانیاں اور علامات قیامت تبلائے گئے ہیں۔ دُرست ہیں اور ان کا ماننا ضروری ہے۔

۷۔ بعث

فنا (مرنے کے بعد) اسی دنیاوی جسم کے ساتھ جی اُٹھنا برحق ہے اور اس دن تمام عالم دوبارہ پیدا کیا جائے گا۔ قیامت کے روز بہت گھبراہٹ اور تکلیف ہوگی۔ اعمال کا حساب اور میزان ہوگا۔ نیکوں کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ اور بدوں کا بائیں ہاتھ میں ہوگا۔ انبیاء علیہم السّلام اور صالحین شفاعت کریں گے۔ لیکن سب سے بڑی شفاعت حضرت محمّد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہٖ و سلّم فرماویں گے اور وہاں پیاسی اُمّت کو حوضِ کوثر کا پانی جو دُودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے

زیادہ میٹھا ہوگا، کے جام بھر بھر کر پلائیں گے۔ان کے علاوہ مندرجۂ ذیل امورِ قیامت پر ایمان لانا ضروری ہے:-

(۱) پُل صراط۔
(۲) جنّت۔
(۳) دوزخ۔

دوزخ (عذاب کا گھر) بہشت (اللہ تعالیٰ کی نعمت کا مکان) اوّل بدکاروں کے عذاب دینے کے لئے اور بہشت نیکوں کو صلہ دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائے ہیں۔ دوزخ میں کافر اور مُشرک ہمیشہ رہیں گے۔ بُرے اعمال والا مومن اپنے گناہ کی سزا دوزخ میں بھگت کر پیغمبروں اور نیک لوگوں کی سفارش سے جنّت میں داخل ہوگا۔ جنّت میں ہمیشہ کی راحت اور نعمت ہے۔ وہاں موت کبھی نہیں آئے گی۔

اللہ تعالیٰ اپنی رحمتِ کاملہ سے اگر کسی بڑے گنہ گار کو بخش دے تو اس کے فضل سے دُور نہیں۔ اور اگر کسی چھوٹے گناہ پر عذاب فرما دے۔ تو عین انصاف و عدل ہے۔ اس ذات پاک کو ہر طرح کا اختیار اور قُدرت حاصل ہے۔ وہ اپنے بندوں پر زیادتی نہیں فرماتا۔ اس لئے مومن کو

اللہ تعالیٰ کی رحمت اور بخشش سے اُمیدِ مغفرت رکھنی چاہیئے۔

۸۔ تقدیر

اللہ تعالیٰ کی تقدیرؔ[1] برحق ہے اور کوئی ذرّہ اس کی تقدیر سے باہر نہیں۔ اور جو کچھ ہے سب کا مالک وُہی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے بندوں کو ارادہ اور کام کرنے کا اختیار دے رکھا ہے۔ جس سے وہ گناہ و ثواب کے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں اور ان کو نیکی کا ثواب اور بُرائی کا عذاب ملتا ہے۔ لیکن اسے کسی کام کے پیدا کرنے کی قدرت نہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام چیزوں پر قادر ہے اور تمام مخلوق کا مالک ہے۔ اُسے اپنی مخلوق پر ہر طرح کی قدرت و ملکیّت حاصل ہے۔ وہ کفر اور معصیت سے راضی نہیں۔ نیکیوں سے راضی ہوتا ہے۔

---

[1] تقدیر کے معنے اندازہ کرنا اور شرعاً جو کچھ عالم میں ہوتا ہے سب کو اللہ تعالیٰ ان کے ہونے سے پہلے ہی ہمیشہ سے جانتا ہے اور اپنے علم کے مطابق پیدا کرتا ہے۔ اس کا نام تقدیر ہے۔

لَا جَبْرُ یعنے بندہ اپنے کاموں میں مجبور نہیں اور نہ ہی وَلَا قَدْرُ یعنی بندہ بالکل ہر ایک بات میں با اختیار بھی نہیں۔ وَلٰکِنْ اَمْرٌ بَیْنَ اَمْرَیْنِ ۔ بلکہ در اصل حالت درمیان جبر اور قدر ہے۔ یعنی تمام اشیاء کا خالق اور مسبّب وہی سُبحانہٗ تعالیٰ ہے۔ اور ہر ایک چیز کے پردۂ ظہور میں آنے سے پہلے جانتا ہے۔ ان کے اسباب کا مسبّب بھی ہے۔ اگر وہ نہ چاہے۔ تو وہ فعل بھی کسی سے صادر نہ ہو۔ البتہ آدمی کو جن کاموں کا اختیار دے رکھا ہے انہیں وہ بہ آسانی سرانجام دیتا ہے۔ اس پر اسے جزا سزا ملتی ہے۔

تقدیر سے بندہ مجبور نہیں ہوتا۔ بلکہ خدائے تعالیٰ نے اپنے لطف و کرم سے آدمی کو نیکی اور بدی کا رستہ دکھا دیا ہے۔ اور عقل دے رکھی ہے: تاکہ نیک و بد میں تمیز کرے اور یہی بات ہے۔ کہ اس میں اور جمادات (درختوں، پتھروں) میں فرق ہے۔

تقدیر کا مسئلہ مشکل ہونے کے باعث شریعت نے اس میں بہت غور و خوض کرنے کو منع فرمایا ہے۔ کہ عام لوگ اس کی پوری ماہیت سمجھ نہیں سکتے۔ اور وہ انکار یا جھگڑے کے باعث گنہگار

بنتے ہیں۔ البتہ وہ لوگ جن کا آئینہ دل ہوائے نفسانی کی زنگ سے آلودہ نہیں اور پورے طور پر معرفتِ حق میں مشغول ہیں۔ انہیں توفیق و فضلِ الٰہی سے اس مسئلہ کی پوری حقیقت واضح ہو جاتی ہے اور یقینِ صادق عطا ہوتا ہے۔

۹۔ قرآن مجید

جو کلام اللہ جل شانہٗ کی طرف سے حضرت جبرئیلؑ کی وساطت سے جناب سرور دو عالم حضرت محمد رسول اللہ صلے علیہ و آلہ وسلم پر نازل ہوا اس کو "قرآن مجید" کہتے ہیں۔ یہ وہ مقدس کتاب ہے۔ جس میں تمام احکام شریعت، پہلے رسولوں کے حالات، قوموں کا عروج، ان کی تباہی و بربادی کے اسباب۔ اخلاق، تہذیب و شائستگی کے اُصول، سیاست کے قانون، حکومت و سلطنت کے آئین، دنیا و آخرت، مادی و روحانی، کل حالات و ضروریات کا مفصل ذخیرہ موجود ہے اور یہ اس کی مخصوص خوبی ہے کہ تمام دنیا کے فضلاء اس طرح کا کلام بنانے سے عاجز قاصر ہیں۔

اس کا اندازِ بیان، طرزِ تحریر، بے نظیر تعلیم اس قدر دل کی تنگی کو شگفتہ کرنے والے ہیں کہ کوئی شخص خواہ عالم فاضل ہو۔ خواہ مطلقاً ان پڑھ جس وقت یہ معجزنما کلام اس کے گوش ہوش تک پہنچتا ہے۔ اس کی فطرت صالحہ اور قلب سلیم پر اس قدر اثر پیدا کرتا ہے۔ کہ وہ بے

بے اختیار اس بات کا خواہاں ہوتا ہے۔ کہ ہر وقت اس مقدس کلام کو سنتا رہے۔ اور اس کے دل و دماغ اس سے آشنا رہیں ۔

قرآن مجید کی تلاوت کرنا اچھی طرح سیکھ لیا جائے۔ اور عربی زبان پر عبور حاصل ہو جائے تو ضروری ہے۔ کہ اس کو نہایت ہی غور اور فکر سے تلاوت کیا جاوے۔ کیونکہ آیاتِ قرآنی میں بے حد توجہ اور تدبر کی ضرورت ہے۔ تاکہ اس کے مطالب اور معانی سے کماحقہٗ واقفیت حاصل ہو سکے ۔

قرآن مجید اخلاق کا استاد کامل ہے۔ جس قدر اس کے ارشادات سے بصیرت حاصل ہو۔ لازم ہے۔ کہ اس پر عمل کیا جائے۔ زیادہ تلاوت کرنے سے، تھوڑا غور کے ساتھ پڑھنا زیادہ مفید ہے ۔

جن کتابوں میں قرآن مجید کی آیات کے مطالب کی تشریح درج ہے۔ وہ "تفسیر" کہلاتی ہیں۔ جو بڑے بڑے مشہور فضلاء کی تصنیفات ہیں اور وہ لاتعداد ہیں۔ یہ خصوصیت قرآن مجید کو ہی حاصل ہے۔ کہ دنیا کی کسی قوم نے اس کثرت کے ساتھ اپنی کسی مذہبی کتاب کی خدمت نہ کی ہوگی۔ جس قدر یہ شرف اس مقدس قرآن کو

دنیائے علم میں مبتسر ہے۔

قرآن مجید کی اچھی تفسیر وہ ہے۔ کہ ایک آیت کا مطلب دوسری آیات سے حل کیا جائے۔ اور حل کرنے میں حضور نبی آخر الزمان صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا طریق عمل پیش نظر رکھے۔

۱۰- ایمان

ایمان کی تعریف ایمان کے لغوی معنے "اعتقاد لانے" ہیں۔ ان تمام امور پر جو نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم خدا کی جانب سے لائے۔ اور انہیں لوگوں تک پہنچایا۔

کفر ایمان کے خلاف ہے۔ جس کے لغوی معنے ڈھانپنے کے ہیں۔ اور شرع اسلام میں "کفر" ان احکام کا (جو اللہ تعالٰے کی طرف سے یا اس کے رسول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی جانب سے ثابت ہوں) انکار کرنا کفر کہلاتا ہے۔

ایمان اجمالی اس کی تشریح حسب ذیل ہے:-
"میں ایمان لایا اللہ تعالٰے پر جیسا کہ

ساتھ اس کے اسماء و صفات کے اور جو
کچھ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ
و آلہ وسلم خدا تعالےٰ کی طرف سے
احکام لائے۔ وہ سبھی برحق ہیں۔ میں
نے اس کا زبان سے اقرار کیا۔ اور دل
سے اس کی تصدیق کی۔"

مومن اس طرح کہنے سے ایمان کا درجہ نصیب ہو جاتا ہے۔ اور وہ شخص جس نے یہ کلمات کہے ہیں۔ مومن کہلاتا ہے۔

ایمان تفصیلی حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پہ جو جو احکام نازل ہوئے۔ اگر تفصیل کے ساتھ ان پہ ایمان لایا جائے۔ اور اعتقاد رکھا جائے۔ وہ ایمان تفصیلی کہلاتا ہے۔ اور اس کا درجہ کامل ہے۔ ایمان کامل کا ذکر صفحہ ۱۳۱ پر دیا گیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔"

منافق یہ جاننا ضروری ہے۔ کہ مذہب اسلام میں صرف زبان کا اقرار کر لینا مومن کہلانے کے لئے کافی نہیں ہے۔ پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ میں ایسے لوگ موجود تھے۔ جو زبان سے ایمان لاتے تھے۔ لیکن محض زبانی ہی زبانی عملاً اسلام کی کسی صداقت کے قائل نہ تھے۔

ایسے لوگ منافق کہلاتے تھے ۔

کُفرِ جحود اسی طرح صرف دل ہی دل سے جان لینا کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سچّے پیغمبر ہیں۔ اور کلام اللہ حق ہے۔ ایمان لانے کے لئے کافی اور معتبر نہیں۔ اس کا نام کفرِ جحود ہے ۔ (جحد اور جحود کے معنی ہیں انکار کرنا)

علاماتِ کُفر اس کے علاوہ اگر دل سے تصدیق بھی کرے۔ اور زبان سے اقرار بھی کرتا ہو۔ پھر بتوں کے سامنے سجدہ کرے یا دیگر اُمور کا جن کو اسلام نے علاماتِ کفر قرار دیا ہے مرتکب ہو۔ تو اس کے لئے اسلام نے سخت مخالفت کی ہے ۔

ایمان لانے کی شرائط ایمان لانے کے لئے زبان کا اقرار اور دل کی تصدیق پہلی شرط ہے۔ لیکن اگر کسی شخص کی زبان کو گنگی کا عارضہ ہو۔ یا کوئی اور خاص عذر مانع ہو۔ تو یہ علیحدہ بات ہے۔ اور اس سے کوئی حرج نہیں ہے۔ نیز ایمان دار شخص کے لئے لازم ہے۔ کہ جو کچھ پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دین کے بارہ میں خدا تعالےٰ کا حکم پہنچایا ہے۔ اس کو بلا چون و چرا تسلیم کرے۔ اور اپنے پیغمبر کو سچا

جانے۔ نہ اس میں عیب نکالے۔ نہ تاویل کرے
نہ اس کے ساتھ تمسخر کرے ۔

کلمات کفر | نہ اس طرح سے کہے۔ کہ معاذ اللہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ڈرنے کی جگہ یا اپنے مصالح کی رعایت سے کہا ہے۔ اس قسم کے الفاظ کلماتِ کفر کہلاتے ہیں۔ ان سے ایمان جاتا رہتا ہے ۔

۱۱۔ اسلام

لغوی معنی | اسلام کے لغوی معنے مطیع، فرمانبردار اور شرعاً اللہ تعالےٰ کے احکام نازل شدہ کو بصدقِ دل تسلیم کر لینا ہے۔ اور وہ تعداد میں پانچ ہیں۔

۱۔ گواہی دینا اللہ تعالےٰ کے معبود ہونے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پیغمبر برحق ہونے کی یعنی صدقِ دل سے یقین کرنا اور زبان سے اقرار کہ

ا۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

۲۔ نماز قائم کرنا ۔

۳ - ماہ رمضان کے روزے رکھنا ۔
۴ - زکوٰۃ ادا کرنا ۔
۵ - حج بیت اللہ شریف کرنا ۔

ایمان و اسلام میں فرق

ایمان و اسلام کا فرق لغتا کی رو سے تو ظاہر ہے - لیکن شرع مقدس میں ایمان کے بغیر اسلام نہیں - اور نہ ہی اسلام بغیر ایمان پایا جاتا ہے - یعنی دونوں کا ایک دوسرے کے ساتھ چولی دامن کا ساتھ ہے - دین کا لفظ اسلام اور ایمان دونوں کے مجموعہ پر دلالت کرتا ہے - اور اعتقاداً یہ دونوں لفظ ایمان و اسلام ایک ہی ہیں - اس طرح سے کہ ہر مومن مسلم ہے - اور ہر مسلم مومن کہلاتا ہے - کوئی مسلمان ان دونوں ناموں سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا - در حقیقت ایمان درخت ہے - اسلام اس کی شاخ اور میوہ ہے ۔

اسلام تمام امور کا خواہ اعتقادی ہوں خواہ عملی نہایت عمدہ اور بہترین نظام ہے - دینی اور دنیوی ضروریات کو بہترین طریق سے سرانجام دیتا ہے - یقین میں عمل کی جھلک دکھائی دیتی ہے - اور عمل میں یقین پنہاں رہتا ہے -

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا :-

لَهٗ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا

ترجمہ:- جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں بھی سب اسی ذات سبحانہ کے فرمانبردار ہیں - خوشی یا ناخوشی سے

ف ۱- اللہ تعالےٰ کی اطاعت پر رضا مندی اُسے شکر گزار مسلمان بناتی ہے - اس کی نا رضامندی بھی ہو - تو بھی خدا تعالےٰ کے ماننے پر مجبور ہوتا ہے *

غرض اسلام کے اعتقادات اور اعمال سب اس بات کا بیّن ثبوت ہیں - کہ اسلام رہبانیت[1] کی زندگی بسر کرنا نہیں سکھلاتا - خواہشات نفس[2] و ہوا سے علیحدگی کی تعلیم دیتا ہے - اجتماعی مفاد کی حمایت اس کا مقصد عظیم ہے - نماز میں جماعت کی پابندی جمعہ ، عیدین ، حج ، غرض سارے احکام اسی جماعتی فوائد کے ممد و معاون ہیں *

---

[1] گھر بار چھوڑ کر تنہا زندگی بسر کرنا [2] بُری خواہش

۱۲۔ اعمال

ایمان اور اعمال میں فرق
ایمان اور اعمال میں زمین اور آسمان جیسا فرق ہے۔ اعمال اور چیز ہیں، ایمان اور چیز۔ گو عمل صالح داخل حقیقت ایمان کے کمال کی شرط ضرور ہیں۔ اور ایمان بدوں اعمال صالحہ ناقص رہتا ہے۔

اعمالِ صالحہ
اگر کسی مومن سے عملِ صالحہ فوت ہو جائے۔ مثلاً:۔

ا۔ ایامِ مخصوصہ[1] میں عورت نماز نہیں پڑھ سکتی۔
ب۔ مسکین، فقیر پر زکوٰۃ واجب نہیں۔
ج:۔ معذور روزہ افطار کرتا ہے۔ تو ان حالتوں میں بھی ان کو مومن کہتے ہیں۔ ان اعمالِ صالحہ کی ادائیگی نہ کرنے کے باعث بھی وہ ایمان سے خارج نہیں ہو سکتے۔

مومنِ فاسق
اسی طرح جو مسلمان کسی گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ نیک اعمال نہیں بجا لاتا۔ تو ہم کو کہنا پڑے گا کہ اس نے

[1] ان سے مراد عورت کے ایام ناپاکی (حیض) ہیں۔

عمل نیک نہیں کیا۔ یہ نہیں کہہ سکیں گے۔ کہ اس کا ایمان جاتا رہا۔ یعنی وہ مسلمان تو ہوگا۔ لیکن وہ مومن فاسق کہلائے گا۔

مومن فاسق کے متعلق اہل اسلام کا یہی عقیدہ ہے۔ کہ اس کو ایمان سے خارج نہیں سمجھا جاتا اور احکام اسلام ان پر جاری کئے جاتے ہیں اس کے مرنے پر نماز جنازہ جائز ہوتی ہے۔

علامات کفر البتہ شرع اسلام میں یہ قانون ہے۔ کہ اگر کوئی شخص شریعت اسلام کی ہتک کرے۔ یا اس کے متعلق کلمات حقارت استعمال کرے۔ یا گناہ کو جائز جانے۔ خواہ گناہ صغیرہ ہوں خواہ کبیرہ کسی فرض کا انکار کرے۔ یا جن باتوں پر ایمان لانا واجب ہے۔ ان کا انکار یا سبکی کرنا یا عیب نکالنا سب داخل کفر ہے۔

قرآن مجید کی بہت سی آیات میں لفظ اٰمَنُوْا کے ساتھ عَمِلُوا الصّٰلِحٰت وارد ہے۔ جس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے۔ کہ ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ کا ہونا از بس ضروری ہے۔ اور اعمال نیک بجا لانے سے ہی ایمان کامل ہوتا ہے۔

۱۳- ایمانِ کامل

ایمانِ کامل کی تعریف میں آیا ہے کہ
اَلْاِیْمَانُ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَ تَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ
وَ عَمَلٌ بِالْاَرْکَانِ حدیث

ترجمہ- یعنی ایمان، زبان کا اقرار- دل کی تصدیق اور ارکان سے عمل کا نام "ایمان کامل" ہے۔

علاماتِ مومن کامل | مومن کامل کے ایمان کامل کی علامات حسب ذیل ہیں:-

۱- مومن کا یقین و اعتقاد اللہ تعالےٰ پر کامل اور مضبوط ہوتا ہے۔
۲- وعدۂ الطاف و نعیم الٰہی کے ساتھ مسرور رہتا ہے۔
۳- اللہ تعالےٰ کی اطاعت اور اس کے پیغمبر حضرت محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی فرمانبرداری پر محکم رہتا ہے۔
۴- اس کے دل میں اپنے اہل و عیال، مال و دولت سے غرض تمام اعزہ و اقتدار سے اپنے پیغمبر حضرت محمد صلعم کی محبت و تعظیم زیادہ ہوتی ہے۔

۵۔ اعمالِ صالحہ کا خوگر اور بُرے اعمال سے مجتنب رہتا ہے۔

قرآن شریف میں ارشاد ہے۔ کہ:۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ۝ "مائدہ"

ترجمہ:۔ اے پیغمبر! کہہ دے۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کو دوست رکھتے ہو۔ تو میری تابعداری کرو۔ اللہ تعالےٰ کے محبوب ہو جاؤ گے۔

ایمان حقیقی مومن کو اس وقت ایمان حقیقی کی لذت حاصل ہوتی ہے۔ جب اس کے دل میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پوری پوری تعظیم اور محبت منضبط ہوتی ہے۔ اور حضور کا کامل اتباع، اس کو محبت الٰہی کی دولت جاوید سے سرفراز کرتا ہے۔ جو اصل مقصود ہے۔ صحیح معنوں میں یہی محبت ہے۔ جو اتباع کا ایک سربستہ راز اور اس کا اصلی محرک ہے۔

محبت الٰہیہ محبت الٰہیہ جو ایمان کامل کا ثمرہ ہے۔ جن لوگوں کو یہ نعمت حاصل نہیں۔ اور اپنے ایمان کامل کے مدعی ہیں۔ ایک بزرگ نے کیا اچھی نصیحت فرمائی ہے ؎

تعصی الالٰہ و انت تظہر حبّہ
اللہ تعالےٰ کا گناہ تو کرتا ہے اور اس کی محبّت کا بھی مدعی ہے

ھٰذا لعمری فی الفعال بدیع
اپنی جان کی قسم! یہ عجیب بات ہے

لو کان حبّک صادقاً لاطعتہ
اگر تجھے محبت صادق ہوتی تو تو اس کا مطیع ہوتا

ان المحب لمن یحب یطیع
کیونکہ دوست اپنے محبوب کا تابعدار ہوتا ہے

فی کلّ یوم یبتدیک بنعمۃ
وہ تو ہر دن تجھ کو نئی نعمت بخشتا ہے

منہ و انت بشکر لذاک مضیع
تو اس کے شکر کو اس طرح ضائع کرتا ہے

زندگی ایک بیش بہا نعمت ہے۔ مذہب اسلام کی رو سے انسان کی روح کو فنا نہیں۔ اس کی ترقی اس کی بلند پروازی کا سلسلہ کبھی بھی مٹنے نہیں پاتا۔

چونکہ انسان تمام مخلوقات سے بزرگ اور افضل بنایا گیا ہے۔ کہ اس کی زندگی بھی بہتر زندگی ہو۔ اس کی موت حیوانات کی موت سے ممتاز درجہ رکھتی ہو۔ انسان یہ درجات ایمان کے ساتھ حُسنِ عمل کی بنا پہ حاصل کر سکتا ہے۔

اور اسی طرح "عِبَادَ اللّٰہ" یعنی مخصوص بندگان الٰہی میں منسلک ہوتا ہے۔ یہ بلند مقام "مومنین کاملین" کے لئے ہی ہے ۰

۴۔ حقیقت ایمان و اسلام

ایمان و اسلام کی حقیقت کے بارے میں اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں :-

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالْکِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ ذَوِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَالسَّآئِلِیْنَ وَفِی الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَھْدِھِمْ اِذَا عٰھَدُوْا وَالصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِیْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۰

(بقرہ۔ ع ۲۱)

ترجمہ :- یعنی یہی نیکی نہیں ۔ کہ مشرق و مغرب کی طرف اپنا منہ کر لو۔ بلکہ نیکی یہ ہے ۔ جو شخص اللہ تعالےٰ اور روز آخرت اور فرشتوں اور کتابوں ، نبیوں پر ایمان

لائے - اور مال کی محبت کے باوجود وہ رشتہ داروں
اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سوال
کرنے والوں اور گردنوں کے آزاد کرنے میں ان صرف
کرے - اور نماز پڑھے - اور زکوٰۃ دے - اور جب
عہد کریں - تو اس کو پورا کریں - اور سختی اور تکلیف
اور لڑائی کے وقت ثابت قدم رہیں - یہی لوگ
"سچے" ہیں - اور یہی لوگ "پرہیزگار" ہیں ؂
اس آیت مقدسہ کی بنا حسب ذیل باتوں کا
جاننا از بس ضروری ہے :-

۱ - ایمان مفصل	توحید، قیامت، فرشتے، کتب انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانا ؂
۲ - عبادات مالی	اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنا ؂
۳ - احکام اسلام	نماز قائم رکھنا - زکوٰۃ ادا کرنا
۴ - حسن اخلاق	ایفاء وعدہ - صبر - جہاد ؂

گویا اسلام و ایمان "حقیقی نیکی" کے ان
جملہ لوازمات کا سرچشمہ ہے - ان اخلاق فاضلہ
کے حاصل کرنے والوں اور ان پر عمل پیرا ہونے
والوں کو صادق اور متقی کے معزز و محترم
خطابات سے نوازا گیا ہے ؂
حقیقت ایمان و اسلام کے بارے میں

جس قدر ارشادات شرعیہ ہیں - ان سے دونوں کی حسب ذیل صورتیں ہیں :-

ایمان	اسلام
۱- ایمان لانا ساتھ اللہ تعالے کے ۔	۱- گواہی دینا اللہ تعالے کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم خدا کے آخری نبی ہیں ۔
۲- اس کے فرشتوں پر ۔	۲- نماز قایم رکھنا ۔
۳- اس کی کتابوں پر ۔	۳- زکواۃ ادا کرنا ۔
۴- رسولوں پر ۔	۴- روزے رکھنا ۔
۵- قیامت پر ۔	۵- حج بیت اللہ کا کرنا بشرطیکہ مقدور ہو ۔
۶- بعث مرنے کے بعد جی اُٹھنے پر ۔	
۷- اللہ تعالے کی تقدیر پر	۶- جملہ ارکان اسلام میں خلوص اور عمل لازم ہے ۔
۸- جملہ امور ایمانی میں تصدیق قلب اور زبان کا اقرار ضروری ہے ۔	

اسلام کا متحد ہونا بھی ذیل کی آیت سے ثابت ہے :-

فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

ترجمہ:- جب ہم نے قوم لوط کے ہلاک کرنے کا ارادہ کیا- تو جو مومنین وہاں تھے- ان کے نکلنے کا حکم دیا- پس ہم نے سوائے ایک گھر مسلمین کے اور کسی کو وہاں نہ پایا-

ف:- پہلی آیت میں مومنین دوسری میں مسلمین فرمایا ہے- حالانکہ وہ ایک ہی تھے- اس لئے عقاید میں ایمان و اسلام واحد سمجھے گئے ہیں ۔

استقامت

احادیث نبوی اور آیات قرآن مجید سے استقامت کے متعلق بہت سے ارشادات موجود ہیں- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ سے استقامت کی توفیق مقصود ہے- اور آیت شریفہ :-

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَ

اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ○ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُكُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَلَكُمْ فِیْهَا مَا تَشْتَهِیْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِیْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ○ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ ○

(پارہ ۲۴ - ع ۱۸)

ترجمہ - تحقیق وہ لوگ جنہوں نے کہا - پروردگار ہمارا اللہ ہے پھر اس پر ثابت رہے - ان پر فرشتے اترتے ہیں (وقت موت کے) یہ کہ مت ڈرو اور نہ غمگین ہو اور خوشخبری سنو اس بہشت کی جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے - ہم بیچ زندگی اور آخرت کے تمہارے دوست ہیں - اور تمہارے لئے اس کے بیچ جو کچھ چاہیں جی تمہارے موجود ہے - اور جو مانگو اس میں ملے گا - یہ تمہارے لئے خدائے غفور و رحیم کی طرف سے مہمانی ہے ❋

اس آیت میں استقامت کی فضیلت اور اس کا ضروری ہونا واضح فرمایا گیا ہے ❋

استقامت کے معنے لغت میں سیدھا ہونے اور سیدھا کھڑا ہونے کے ہیں - شرع میں استقامت تمام امر و نہی کا ہمیشگی بجا لانا ہے - بشرح حکم میں آیا ہے کہ استقامت کے معنے حق کی تابعداری کو مضبوطی کے ساتھ قائم رکھنا ہے - تاکہ مطابق فرمان خدا تعالےٰ اور موافق ارشاد و اتباع رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم جملہ اعمال و افعال

صادر ہوں۔ افراط اور تفریط سے نجات ہو۔ اور اکتساب فضائل میں ایسی عادت راسخ پیدا ہو جائے جس سے اعمالِ صالحہ بآسانی صادر ہوتے رہیں ۔

محققین نے ارشاد فرمایا ہے کہ اَلْاِسْتِقَامَۃُ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ یعنی استقامت شرع کرامت سے بڑھ کر ہے۔ استقامت کی علوّ شانی کے باعث بزرگانِ دین نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔ جن میں سے بعض کا ذکر کرنا بہت نفع بخش معلوم ہوتا ہے ۔

(ا) استقامت، فرائض کا ادا کرنا ہی ہوتا ہے۔
(امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہا)

(ب) استقامت کی تین اقسام ہیں :-

۱۔ استقامت زبان :- وہ یہ ہے۔ کہ کلمۂ شہادت پر مداومت کرے ۔

۲۔ استقامت دل :- وہ خلوص دل اور نیت صالحہ ہے۔

۳۔ استقامت نفس :- وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت و طاعت پر مداومت (ہمیشگی) ہے ۔
(اہلِ حق قدس اللہ اسرارہم)

(ج) استقامت کا انحصار چار چیزوں پر ہے :-

(۱) طاعت اوامر الٰہی کی ۔

(۲) تقویٰ یعنی منع کی ہوئی باتوں سے بچنا ۔
(۳) شکر بجا لانا نعمت کے عوض ۔
(۴) صبر تکالیف پر ۔

اور یہ چار چیزیں مندرجہ ذیل چار چیزوں سے مکمل ہوتی ہیں :-
(۱) طاعت - اخلاص سے ۔
(۲) تقویٰ - توبہ کے ساتھ ۔
(۳) شکر - اظہار عاجزی و خشوع کے ساتھ ۔
(۴) صبر - انقطاع یعنی علیحدگی کے ساتھ (امام نسفیؒ)

(۵) استقامت ان دس امور کی پابندی کا نام ہے جو در اصل داخل فرائض ہیں :-

۱۔ زبان کی نگہداشت ۔ بالخصوص غیبت سے جیسے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :-

وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا (حجرات ع ۲)

ترجمہ :- یعنی تمہارے بعض کی غیبت نہ کریں ۔

۲۔ بدگمانی سے پرہیز :- جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے :-

اِجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ ۝ (حجرات ع ۲)

ترجمہ :- بہت سارے گمانوں سے بچو کیونکہ تحقیق بعض گمان گناہ ہیں ۔

۳۔ تمسخر سے اجتناب :- جیسے اللہ جل جلالہ کا ارشاد ہے :-

لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسٰى اَنْ يَكُوْنُوْا خَيْرًا مِنْهُمْ (حجرات ع ۲)

ترجمہ:- کوئی قوم کسی قوم سے مسخری نہ کرے - شاید کہ وہ ان سے بہتر ہوں ۔

(۴) حرام سے آنکھ بند کر لینا:- جیسے کہ ارشاد باری ہے:-

قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ (نور ۱۸ ع ۴)

ترجمہ:- مومنین سے کہہ دے کہ اپنی آنکھوں کو بند کر لیں - اپنی شرمگاہوں کی محافظت کریں ۔

(۵) سچ بولنا:- جیسے فرمانِ الٰہی:-

وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا (انعام ع ۵)

ترجمہ:- جب بولو تو انصاف کرو ۔

(۶) جھوٹ سے بچنا:- جیسے فرمایا اللہ تعالےٰ نے:-

وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (حج ع ۴)

ترجمہ:- جھوٹ بولنے سے پرہیز کرنا ۔

۷- علوّ اور کبر کا طالب نہ ہونا:- فرمان باری میں آیا ہے:-

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ (قصص - ع ۸)

ترجمہ:- یہ دار آخرت ہم اس کو ان لوگوں کے واسطے کرتے

ہیں۔ جو زمین کے بیچ بلندی (علو) اور فساد نہیں چاہتے
اور عاقبت پرہیزگاروں کے واسطے ہے +

۸۔ فضول خرچی نہ کرنا :۔ فرمایا اللہ تعالے نے :۔
وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ۝ (اسرائیل ع ۵)

ترجمہ :۔ اور فضول خرچی مت کرو +

۹۔ نماز پنجگانہ کی محافظت :۔ اللہ تعالے کا حکم ہے :۔
حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ
وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ ۝ (بقرہ ع ۳۱)

ترجمہ :۔ نمازوں پر محافظت کرو۔ اور نماز وسطے یعنی عصر
کی محافظت کرو۔ اور اللہ تعالے کے آگے مودب
ہو کر کھڑے ہو +

۱۰۔ اسلام کی پابندی اور طریقہ پیغمبر خدا صلے
اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اتباع۔ فرمان خداوندی ہے۔
وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا
السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ (انعام ع ۱۹)

ترجمہ :۔ اور یہ کہ یہ راہ میری سیدھا ہے۔ اور راہوں کی
پیروی نہ کرو۔ پس تم کو اس کی راہ سے متفرق
کر دیں گے +

ظاہر ہے۔ کہ استقامت شرع تمام کمالات ظاہری
باطنی کی جامع ہے۔ اور جملہ فضائل کا حصول
استقامت پر منحصر ہے۔ اور بدون اس کے

مقصود حقیقی کی تلاش عبث ہے

خلاف پیمبر کسے راہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

یعنی جو شخص پیغمبر کے خلاف راستہ اختیار کرتا ہے۔ وہ ہرگز منزل مقصود پر کامیاب نہیں ہو سکتا ہے۔

بشاراتِ اسلامیہ

اللہ تعالےٰ کے کلام پاک اور احادیث میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات طیبات میں مسلمانوں کے لئے کثرت سے بشارات وارد ہوئی ہیں۔ تاکہ انہیں قلبی اطمینان حاصل ہو۔ اور اعلےٰ مدارج سعادت دین و دنیا حاصل کرکے اعلیٰ مقام پر گامزن ہوں۔

ا۔ قرآن مجید سے

وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِهٖ

مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۔ (سورہ بقر۔ رکوع ۳)

ترجمہ:۔ (۱) اور خوشخبری دے ان لوگوں کو کہ ایمان لائے۔ اور کام کئے اچھے یہ کہ ان کے واسطے بہشت ہیں۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ جب اس میں سے میووں سے رزق دیئے جائیں گے۔ تو کہیں گے یہ وہ چیز ہے۔ جو ہم پہلے اس سے دیئے گئے تھے۔ اور لائے جاویں گے۔ مشابہ اور واسطے اُن کے بیبیاں ہیں۔ پاک کی ہوئی۔ اور وہ بیچ اس کے ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

ف ۱:۔ یعنی جنت کے ہر میوے کا مزا جدا ہے۔ اگرچہ صورت ملتی ہو۔

مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۔ (سورہ بقر رکوع ۸)

ترجمہ۔ اور جو کوئی ساتھ اللہ تعالےٰ اور دن قیامت کے ایمان لائے۔ اور اچھے کام کرے۔ ان کے واسطے ان کا اجر ہے نزدیک رب ان کے اور نہیں خوف ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

ف:۔ یعنی مسلمان ہونے کے لئے کسی کی تخصیص نہیں۔ آسان ہے۔ اور پورے اجر کا مستحق۔

مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗ اَجْرُهٗ

مِنْهٗ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

(البقر رکوع ۱۳)

ترجمہ:- جو شخص حق کی طلب میں اسلام لائے - اور رضائے الٰہی کا جویاں ہو اور نیکی کرے - اس کے واسطے ثواب ہے - اس کے پروردگار کی طرف سے اور نہیں ڈر ان کے لئے اور نہ غمگین ہوں گے ۔

ف:- اسلام لانے سے غرض محض رضائے الٰہی ہونی چاہیئے ورنہ مقبول بارگاہ نہ ہوگا ۔

۴- يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةً وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ (البقر رکوع ۲۵)

ترجمہ:- (۴) اے لوگو! جو ایمان لائے ہو سارے بیچ سلسلہ اسلام کے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کی مت پیروی کرو - تحقیق وہ تمہارے واسطے دشمن ظاہر ہے - پس اگر تمہارے پاس دلیلیں آویں اور تم ڈگمگا جاؤ - پس جانو یہ کہ اللہ تعالٰی غالب ہے حکمت والا -

ف:- پابند ہدایت ہو کر پھر اس سے روگردانی یا کنارہ کشی دنیا و آخرت میں سخت خسران کا باعث ہے -

۵- اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ٥ (البقرہ رکوع ۲۷)

ترجمہ:۔ ۵۔ تحقیق جو لوگ ایمان لائے اور جن لوگوں نے وطن چھوڑا اور جہاد کیا۔ بیچ راہ اللہ تعالیٰ کے۔ یہ لوگ امید وار ہیں مہربانی خدا تعالیٰ کی کے۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

۶۔ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۵ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَوْلِيٰٓـؤُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (بقرع ۳)

ترجمہ:۔ اللہ دوستدار ہے ان لوگوں کا جو ایمان لائے نکالتا ہے اُن کو اندھیروں سے طرف روشنی کے اور جو لوگ کہ کافر ہوئے۔ دوست ان کے شیطان ہیں نکالتے ہیں ان کو روشنی سے طرف اندھیروں کے یہ لوگ ہیں رہنے والے آگ کے۔ وہ بیچ اس کے ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

۷۔ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۔ عمران ع ۲

ترجمہ: یہ تحقیق دین نزدیک اللہ تعالیٰ کے اسلام ہے۔

ف:۔ آغاز آفرینش سے اللہ تعالیٰ نے دین اسلام ہی ہدایت کے لئے بھیجا۔ پھر لوگوں میں اختلاف بڑھ گیا۔ پس اب بھی ہدایت کے لئے اسلام کافی ہے۔

۸۔ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ

مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ آل عمران ع ۹

ترجمہ:- اور جو کوئی چاہے سوائے اسلام کے دین پس ہرگز نہ قبول کیا جاوے گا۔ اس سے اور وہ بیچ آخرت کے ٹوٹا پانے والوں سے ہے ۞

۹- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝

(آل عمران رکوع ۱۱)

ترجمہ:- اے لوگو۔ جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ تعالےٰ سے حق ڈرنے اس کے کا اور ہرگز نہ مرو تم مگر اور تم مسلمان ہو۔ اور محکم پکڑو ساتھ رسی اللہ تعالےٰ (قرآن مجید یا اسلام) کے اکٹھے اور مت متفرق ہو اور یاد کرو نعمت اللہ تعالےٰ کی اوپر تمہارے جس وقت تھے تم دشمن پس اُلفت ڈالی درمیان دلوں تمہارے کے پس ہو گئے تم ساتھ نعمت اس کی کے بھائی اور تھے تم اوپر کنارے گڑھے کے آگ سے پس چھڑایا تم کو اس سے اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ تعالےٰ واسطے تمہارے نشانیاں اپنی

تو کہ تم راہ پاؤ ۔

ف :۔ اسلام نے دشمنی کو الفت اور محبت سے بدل دیا اور دیرینہ عداوتیں اخوت سے مبدل ہو گئیں ۔

۱۰۔ وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝

ترجمہ ۔ اور مت سستی کرو اور مت غم کھاؤ ۔ اور تم ہی بلند ہو یعنی غالب اگر ہو تم ایمان والے ۔

ف :۔ جب مسلمان مسلمان رہیں ۔ سب سے بلند اور سب پر غالب ہیں ۔

۱۱۔ وَاللّٰهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ۝ (آل عمران رکوع ۱۶)

ترجمہ :۔ اور اللہ تعالیٰ صاحب تفضل کا ہے اوپر ایمان والوں کے

۱۲۔ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝ عمران ع ۱۷

ترجمہ :۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر احسان کیا جس وقت بھیجا ۔ بیچ ان کے پیغمبر آپس ان کے سے اوپر ان کے نشانیاں اس کی پڑھتا ہے ۔ اور ان کو پاک کرتا ہے ۔ اور ان کو کتاب سکھاتا ہے ۔ اور حکمت اور تحقیق تھے پہلے اس سے البتہ بیچ گمراہی ظاہر کے ۔

ف :۔ اسلام اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے ۔

۱۳- وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَ يَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ (نساء ع ۲)

ترجمہ:- جو کوئی اللہ تعالیٰ کا کہا مانے اور اس کے رسول کا۔ داخل کرے گا اس کو بہشتوں میں چلتی ہیں نیچے ان کے نہریں ہمیش رہنے والے بیچ اس کے اور یہ ہے مراد پانا بڑا۔ اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی اور رسول کی اور گزر جاوے حدوں اس کی سے داخل کرے گا اس کو آگ میں ہمیش رہنے والے بیچ اس کے اور واسطے ان کے ہے عذاب ذلیل کرنے والا ۔

۱۴- وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا۔ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ط وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ۝

(نساء رکوع ۹)

ترجمہ:- اور جو کوئی اللہ اور رسول کی فرمانبرداری کرے۔ پس یہ لوگ ان لوگوں کے ساتھ ہیں کہ ان پر اللہ تعالیٰ نے نعمت کی ہے۔ پیغمبروں سے اور صدیقوں سے اور شہیدوں سے اور صالحوں سے اور اچھے ہیں یہ لوگ رفیق

یہ فضل ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور کفایت ہے اللہ جاننے والا۔

ف:۔ مسلمان فرمانبرداری خدا و رسول کی بدولت پیغمبروں، صدیقوں، شہدا، صالحوں سے شمار ہوں گے۔ سبحان اللہ۔

۵۔ وَمَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ۚ

ترجمہ:۔ جس نے رسول کا کہا مانا گویا اللہ کا کہا مانا۔

ف:۔ اطاعت رسول گویا اطاعت الٰہی ہے۔

۶۔ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُبِينًا ۝ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ وَيَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ۝

ترجمہ:۔ اے لوگو! آئی تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے دلیل اور ہم نے تمہاری طرف روشنی ظاہر اتاری پس جو لوگ کہ ایمان لائے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور اس کو محکم پکڑا۔ پس ان کو بیچ رحمت کے اپنی طرف سے اور فضل کے داخل کرے گا۔ اور ان کو راہ دکھاویگا اپنی طرف سے راہ سیدھی۔

ف:۔ اسلام۔ قرآن شریف خدا تعالیٰ کی جانب سے نور مبین ہیں۔ اس پر عمل کرنے والے اللہ تعالیٰ کی رحمت و فضل کے مستحق ہیں۔ اور انہیں صراط مستقیم نصیب ہوگا۔

۷۔ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي

وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًاط (مائدہ ع ۱)

ترجمہ:- آج کے دن تمہارے واسطے تمہارا دین میں نے پورا کیا۔ اور تمہارے اوپر اپنی نعمت پوری کی اور تمہارے واسطے دین اسلام پسند کیا۔

ف:- گویا دین اسلام کی تکمیل پہ خدا تعالےٰ کی نعمتیں کامل کر دی گئیں۔

۱۸- وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ٥ (مائدہ ع ۲)

ترجمہ:- اللہ تعالےٰ نے اُن لوگوں سے جو ایمان لائے۔ اور اچھے کام کئے۔ وعدہ کیا ہے کہ ان کے واسطے ہے بخشش اور ثواب بڑا۔

ف:- مومن کے لئے وعدہ بخشش کا ہے۔

۱۹- وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ٥ (انعام ع ۲)

ترجمہ: اور جب تیرے پاس وہ لوگ آویں کہ ساتھ ہماری نشانیوں سے ایمان لاتے ہیں۔ پس کہہ۔ اوپر تمہارے سلامتی ہے۔ رب تمہارے نے اوپر اپنی ذات کے رحمت لکھی ہے۔ یہ کہ جو کوئی تم میں سے بُرا عمل کرے۔ اس کے پیچھے پھر توبہ کرے اور نیکو کاری کرے۔ پس تحقیق وہ بخشنے

والا مہربان ہے۔

ف:۔ مومنین کے لئے خوشخبری دی گئی۔ تاکہ ان کا دل بڑھے اور اطمینان حاصل ہو۔

۲۰۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ (انعام ع ۹)

ترجمہ:۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے ایمان کو ساتھ ظلم کے نہیں ملایا۔ ان کے واسطے امن ہے۔ اور وہی راہ پانے والے ہیں۔

ف:۔ مسلمین اگر ظلم سے اجتناب کریں۔ تو امن اور ہدایت سے سرفراز رہیں گے۔

۲۱۔ فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ یَّهْدِیَهٗ یَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ج (انعام ع ۱۰)

ترجمہ:۔ پس جس کو ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ یہ کہ ہدایت کرے اس کو پس اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے۔

ف:۔ اسلام ہی منجانب اللہ ہدایت ہے۔

۲۲۔ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ (انعام ع ۱۹)

ترجمہ:۔ اور یہ کہ یہ (اسلام) میری سیدھی راہ ہے۔ پس اس کی پیروی کرو۔ اور اور راہوں کی پیروی مت کرو۔ پس تم کو متفرق کردیں گے اس کی راہ سے۔ یہ بات ہے کہ نصیحت کرتا ہے تم کو سا

اس کے تاکہ تم بچو۔

ف:۔ اسلام صراطِ مستقیم ہے۔

۲۔ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ ط

ترجمہ:۔ ۲۔ اور وہ ہے جس نے کیا تم کو جانشین زمین کا اور بلند کیا بعضے تمہارے کو اوپر بعضے کے تاکہ آزماوے تم کو بیچ اس چیز کے کہ دیا ہے تم کو۔

ف۔ انسان بلندی درجات کا مستحق ہے۔ بشرطیکہ امتحان میں کامیاب ہو۔

۲۳۔ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ٥ (اعراف، ع ۵)

ترجمہ:۔ اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام اچھے کئے۔ ہم کسی کو تکلیف نہیں دیتے۔ مگر اس کی طاقت پر۔ یہ لوگ بہشت کے رہنے والے ہیں۔ اور بیچ اس کے ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

ف:۔ اسلام کا کوئی حکم ایسا نہیں۔ جو آدمی کی طاقت سے زیادہ ہو۔ اس کے احکام پر عمل کرنے سے جنت کی بشارت ہے۔

۲۴۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کی دعا کے بعد ارشاد ہوتا ہے۔ وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَ

يُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِينَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُونَ ۚ اَلَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهٗ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ فَالَّذِينَ اٰمَنُوا بِهٖ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي اُنْزِلَ مَعَهٗ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۧ

(اعراف ع ۱۹)

ترجمہ ۲۴ - پس میری رحمت نے ہر چیز کو لے لیا والیس البتہ اس کو لکھونگا واسطے اُن لوگوں کے کہ پرہیزگاری کرتے ہیں - اور زکوٰۃ دیتے ہیں - اور جو لوگ کہ وہ ساتھ ہماری نشانیوں کے ایمان لاتے ہیں - وہ لوگ جو پیروی کرتے ہیں رسولؐ کی جو نبی ہے ان پڑھا وہ جو اس کو پاتے ہیں نزدیک اپنے توریت اور انجیل کے بیچ میں لکھا ہوا اُن کو بھلائی کے ساتھ حکم کرتا ہے - ان کو نامعقول سے منع کرتا ہے - پاکیزہ چیزیں ان کے واسطے حلال کرتا ہے اور ناپاک چیزیں اوپر اُن کے حرام کرتا ہے - ان کے بوجھ سے اتار رکھتا ہے - اور طوق جو تھے ان کے اوپر ہیں جو لوگ ساتھ اس کے ایمان لائے اور اس کو قوت دی اور اس کی مدد کی - اس نور کی پیروی کی جو اس کے ساتھ اتارا گیا ہے یہ لوگ فلاح پانے والے ہیں ؏

ف:- اس آیت مبارک میں حضرت موسٰے علیہ السلام کو فضائل امتِ مرحومہ بتلا دیئے گئے۔ ان کے لیے رحمت الٰہی کا عام ہونا ان کی خوبیاں۔ نور اسلام کا نزول، وعدہ بخشش و فلاح نہایت صفائی کے ساتھ نازل فرمایا۔

۲۵- اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ۚ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ؕ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِیْمٌ ۚ (الانفال ع ۱)

ترجمہ ۲۵:- سوائے اس کے نہیں۔ کہ ایمان والے وہ لوگ ہیں۔ کہ جب اللہ یاد کیا جاوے، ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔ اور جب ان کے اوپر اس کی نشانیاں پڑھی جاتی ہیں۔ ان کے ایمان کو زیادہ کرتے ہیں۔ اور اوپر اپنے پروردگار کے توکل کرتے ہیں۔ وہ لوگ کہ نماز کو قائم رکھتے ہیں۔ اور اس چیز سے کہ ہم نے اُن کو دیا ہے۔ خرچ کرتے ہیں۔ یہ لوگ وہ ایمان والے ہیں۔ ساتھ حق کے ان کے واسطے نزدیک پروردگار ان کے درجے ہیں۔ اور بخشش اور رزق باکرامت ہے۔

ف:- سچے مومنین کے علامات اور وعدہ رزق باکرامت فرمایا۔

۲۶- یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّ یُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ (انفال ع ۴)

ترجمہ:- اے لوگو! جو ایمان لاتے ہو۔ اگر اللہ کی پرہیز گاری کرو۔ تمہارے واسطے امتیاز کرے گا۔ اور تم سے تمہاری برائیاں دور کرے گا۔ اور تمہارے واسطے بخشیگا۔ اور اللہ تعالے بڑے فضل کا صاحب ہے۔

۲۷:- وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ط وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ط ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (توبہ ع ۹)

ترجمہ۔۲۷۔ اللہ تعالے نے ایمان والوں اور ایمان والیوں کو وعدہ کیا ہے۔ بہشتوں کا جن کے نیچے نہریں چلتی ہیں۔ بیچ اس کے ہمیش رہنے والے ہیں۔ اور گھر پاکیزہ بیچ بہشتوں عدن کے اور اللہ تعالے کی طرف سے رضا مندی بہت بڑی ہے۔ یہ بڑی مراد پانا ہے۔

۲۸۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (یونس ع ۷)

ترجمہ۔۲۸۔ خبردار ہو تحقیق دوست خدا کے اوپر ان کے ڈر نہیں۔ اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ جو لوگ کہ ایمان

لائے اور پرہیزگاری کرتے تھے۔ ان کے واسطے خوشخبری ہے بیچ زندگی دنیا کے اور بیچ آخرت کے خدا کا کلام نہیں بدلتا۔ یہ مراد پانا بڑا ہے۔

ف:۔ اولیاء اللہ (مومنین ۔ متقین) کے لئے دنیا و آخرت میں بشارت ہے۔

۲۹:۔ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝ (نحل رکوع ۱۸)

ترجمہ ۲۹۔ اور ہم نے آتاری اوپر تیرے ہر چیز کا بیان کرنے والی کتاب آتاری اور ہدایت اور رحمت اور مسلمانوں کے واسطے خوشخبری۔

ف:۔ اس آیت میں قرآن شریف کی تعریف بیان فرمائی ہے۔

۳۰۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (عنکبوت ع ۱)

ترجمہ:۔ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کئے البتہ ہم دور کر دیں گے۔ ان سے برائیاں ان کی اور ہم ان کو بہتر بدلہ دیں گے۔ اس چیز کا کہ تھے وہ کرتے۔

ف:۔ خوشخبری ہے۔ کہ ایمان کی برکت سے نیکیاں ملیں گی اور برائیاں معاف ہوں گی۔

۳۱۔ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (عنکبوت ع ۷)

ترجمہ:- اور جن لوگوں نے ہماری راہ کے بیچ محنت کی البتہ ہم ان کو اپنی راہ دکھلا دیں گے - اور تحقیق اللہ تعالٰے ساتھ احسان کرنے والوں کے ہے ؛

ف:- اپنی راہ قرب اور رضا کی جو بہشت ہے ۔

۳۲- وَ بَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاَنَّ لَھُمْ مِّنَ اللّٰہِ فَضْلًا کَبِیْرًا ۳۳ وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ۝ (احزاب - ع ۹)

ترجمہ:- اور خوشخبری دے ایمان والوں کو ساتھ اس کے کہ اُن کے واسطے اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہے ۔

۳۳- جو کوئی کہا مانے گا اللہ تعالٰے کا اور اس کے رسول کا پس تحقیق وہ مراد کو پہنچا - مراد کو پہنچنا بڑا ؛

۳۴- اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ ۝ (زمر ع ۳)

ترجمہ- آیا پس جو شخص کہ کھول دیا ہے اللہ تعالٰے نے سینہ اس کا واسطے اسلام کے پس وہ اپنے پروردگار سے اوپر نور کے ہے ؛

۳۵- قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ط اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝ وَ اَنِیْبُوْٓا اِلٰی رَبِّکُمْ وَ اَسْلِمُوْا لَہٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ (زمر ع ۶)

ترجمہ:- کہہ اے بندو میرے جنہوں نے زیادتی کی اوپر اپنی جانوں کے مت ناامید ہو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے تحقیق اللہ تعالیٰ بخشتا ہے۔ گناہ سارے تحقیق وہ ہے۔ بخشنے والا مہربان ۵ اور اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو۔ اور اس کے واسطے مطیع ہو پہلے اس سے کہ تم کو آوے عذاب پھر نہ مدد کئے جاؤ گے ؞

ف :- رحمت الٰہی کی عام منادی ہے۔ کہ اسلام میں داخل ہو جاؤ اللہ تعالیٰ سب گناہ بخش دے گا ؞

۳۶- اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَیُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۚ (مومن ع ۱)

ترجمہ:- وہ لوگ (فرشتے) جو عرش کو اٹھا رہے ہیں۔ اور جو کوئی گرد اس کے ہیں۔ پاکی بیان کرتے ہیں۔ ساتھ تعریف رب اپنے کے اور اس کے ساتھ ایمان لاتے ہیں۔ واسطے ان لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں۔ بخشش مانگتے ہیں ؞

ف :- مومنین کے لئے عرش اٹھانے والے فرشتے ہی مغفرت کی دعا مانگتے ہیں۔ (اس سے آگے دعا کی تفصیل مرقوم ہے مفصل حاملۃ العرش کی دعا رسالہ لطائف الرحمٰن فی ادعیۃ القرآن میں دیکھنی چاہیئے)

۳۷- اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا

۱؎ سفر ۱۵ میں یہی آیت دی ہے ؞ ناقل

بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُكُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ وَلَكُمْ فِیْهَا مَا تَشْتَهِیْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِیْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ ۝ (پ ۲۴ ع ۱۸)

ترجمہ: تحقیق جن لوگوں نے کہا - کہ پروردگار ہمارا اللہ ہے۔ اور پھر اسی پر ثابت رہے - اوپر ان کے فرشتے اترتے ہیں یہ کہ مت ڈرو اور مت غم کھاؤ - اور خوشخبری سنو اس بہشت کی جو تم وعدہ دیئے جاتے تھے ۝ ہم تمہارے دوست ہیں - بیچ زندگی دنیا کے اور بیچ آخرت کے اور تمہارے واسطے ہے بیچ اس کے جو کچھ تمہارا جی چاہے اور جو مانگو تمہارے واسطے بیچ اس کے ہے ۝ مہانی ہے بخشنے والے مہربان کی طرف سے ؛

(ف) مومن کو استقامت شرع حاصل ہونے پر کتنی بڑی نعمت کا وعدہ کیا گیا ہے ؛

۳۸ - اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ (حجرات ع ۱)

ترجمہ: - سوائے اس کے نہیں - کہ مسلمان بھائی بھائی ہیں - پس دو بھائیوں کے درمیان اصلاح کرو - اور اللہ تعالےٰ سے ڈرو - تاکہ رحم کئے جاؤ ؛

ف : - کہیں اس سے زیادہ رشتۂ محبت و الفت بدون اسلام نہیں ہو سکتا ؛

۳۹- اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ؕ (حجرات ع ۲)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بزرگ تمہارا، پرہیزگار تمہارا ہے ؎

ف:- یعنی مسلمان کے لئے اعمال ہی باعث فضیلت ہیں۔ نہ کہ صرف نسب ؎

۴۰- یَوْمَ تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ یَسْعٰی نُوْرُھُمْ بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَ بِاَیْمَانِھِمْ بُشْرٰىكُمُ الْیَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ط ذٰلِكَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ؕ (حدید ع ۲)

ترجمہ:- اس دن تو ایمان والوں کو، ایمان والیوں کو دیکھے نور ان کے آگے ہاتھ اور داہنی طرف ان کے دوڑتا ہوگا۔ تم کو آج خوشخبری ہے (اور) بہشت ہیں۔ ان کے نیچے نہریں چلتی ہیں۔ بیچ ان کے ہمیشہ رہنے والے یہ بڑی مراد پاتا ہے ؎

ف:- حشر میں مومنوں کو پلصراط کی تاریکی پر اچھے اعمال کی برکت سے نور عطا ہوگا۔ اور جنت کی بشارت ملیگی۔

۴۱- وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا ط یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا ط وَمَنْ

كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ ٥ (النور ع۷)

ترجمہ:- وعدہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے کہ ایمان لائے تم میں سے اور کام کئے اچھے، البتہ ان کو خلیفہ کرے گا۔ بیچ زمین کے جیسا ان لوگوں کو کہ پہلے ان سے تھے۔ خلیفہ کیا تھا۔ اور البتہ ثابت کریگا۔ واسطے ان کے دین ان کا جو پسند کیا ہے واسطے ان کے اور البتہ بدل دے گا۔ ان کو پیچھے ڈر ان کے کے امن۔ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کچھ شریک نہ لاویں گے۔ اور جو کوئی پیچھے اس کے کفر کرے۔ پس یہ وہی لوگ فاسق ہیں ؞

ف:- خلافت ارضی کا وعدہ فرمایا۔ اور پھر عطا فرما کر سرفراز فرمایا۔ یہ بشارت کس طرح پوری ہوئی۔ تاریخ شاہد ہے ؞

۴۲۔ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ٥ (پ۲۴ ع۱۹)

ترجمہ:- اور کون شخص بہتر ہے۔ بات میں اس شخص سے جو اللہ کی طرف پکارتا ہے۔ اور عمل اچھے کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ میں مسلمانوں سے ہوں ؞

ف:- مسلمان ہونے اور عمل صالحہ کرنے۔ حق کی جانب بلانے کی فضیلت بیان فرمائی ؞

۴۳۔ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَیْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ

اَلْكَبِیْرُہ (سورہ فاطر ع ۴)

ترجمہ:- پھر وارث کیا ہم نے کتاب کا ان لوگوں کو کہ برگزیدہ کیا ہم نے اپنے بندوں سے پس بعض ان میں سے واسطے جانوں اپنی کے ظلم کرنے والے ہیں۔ اور بعض ان میں سے میانہ رَو ہیں۔ اور بعض ان میں سے آگے نکل جانے والے ہیں۔ بھلائیوں کے ساتھ اللہ کے حکم کے ساتھ یہ بڑی بزرگی ہے ؛

ف:- مسلمانوں کے تین درجات بیان فرمائے (۱) گناہ گار، قابل معافی (۲) میانہ رَو سلامت (۳) آگے بڑھنے والا۔ سب سے آگے بڑھنے والا (اعمال صالحہ میں) گویا سب کو اللہ تعالےٰ کے فضل و رحمت کا امیدوار رہنا چاہیئے ؛

متذکرہ بالا آیاتِ مقدسہ سے انسان کی فضیلت جب کہ وہ ایمان، اور اعمال صالحہ سے آراستہ ہو۔ نہایت وضاحت سے بیان کی گئی ہے۔ قرآن مجید میں صاف طور پہ آتا ہے۔ کہ " انسان خالص نیکی ہے" اور سوائے نیکی کے اس کا کوئی مدعا نہیں۔ جو کچھ اس میں خرابی پائی جاتی ہے۔ وہ خارجی اثر ہے۔ انسان کی اصلی فطرت اسلام ہے۔ اور اس کی اعلیٰ افضلیت بھی اسلام ہی کے دم سے ہے۔ مسلمان صالح کے کمالات گنتی سے باہر ہیں ؛

یہ بشارات جو آیات متذکرہ بالا سے ظاہر ہوتی

ہیں۔ نمونہ کے طور پر درج کی گئی ہیں۔ ورنہ قرآن مجید میں ان کا ذکر اس کثرت سے موجود ہے کہ اس مختصر کتاب میں اس کی گنجائش نہیں ؛

بشارات اسلامیہ ع

مندرجہ ذیل بشارات وہ ہیں۔ جو زبان وحی ترجمان نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی صحیح اور راسخ طریق سے پہنچی ہیں۔ ان میں ذرّہ بھر شک و شبہ کو گنجایش نہیں۔ ان کا مرتبہ یقین اور ذاتی مشاہدہ سے بالا تر ہے۔ اسلام کی برکات اظہر من الشمس ہیں اور ہزارہا بندگان خدا ان برکات و فیوض سے کافی طور پر مستفید ہو چکے ہیں۔ اور مزید ہوتے رہیں گے ؛

پیارے نبی کی پیاری باتیں

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ کل امتی یدخلون الجنۃ الا من ابی فقالوا من یابی قال من اطاعنی دخل الجنۃ و من عصانی فقد ابی ہ

بخاری شریف

ترجمہ (۱) پیغمبر خدا (اللہ تعالٰی کی رحمت و سلام اُن پر اور اُن کی

آں پر ہوا نے فرمایا۔ میری اُمت جنت میں داخل ہو گی۔ مگر جس نے میرا انکار کیا۔ صحابہؓ نے عرض کی۔ کس شخص نے آپ کا انکار کیا۔ فرمایا جس نے میری اطاعت کی بہشت میں داخل ہوا۔ اور جس نے میری نافرمانی کی۔ گویا میرا انکار کیا۔

۲۔ قالؐ وعدنی ان یدخل من امتی الجنۃ سبعین الفا لا حساب علیھم ولا عقاب و مع کل الف سبعون الفا و ثلاث حثیات من حثیات ربی ○ (سنن ترمذی)

ترجمہ ۲۔ فرمایاؐ میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ کیا کہ میری امت سے ستر ہزار شخص بلا حساب و بلا عذاب جنت میں داخل ہونگے۔ اور ساتھ ہر ہزار کے تین حثیہ میرے پروردگار کے حثیات سے۔

ف۔ حثیۃ سے مراد دونوں ہاتھ کے کف بھر کر ایک بار دے دینا ہے

۳۔ قالؐ اھل الجنۃ عشرون و مائتا صف ثمانون من ھذا الامۃ و اربعون من سائر الامم (سنن ترمذی)

ترجمہ ۳۔ فرمایاؐ اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی۔ جن میں سے اسی صفیں تو اسی امت کی اور چالیس صفیں دوسری تمام اُمتوں کی ہوں گی۔

۴۔ قالؐ امتی مرحومۃ لیس علیھا عذاب فی الآخرۃ عذابھا فی الدنیا الفتن و الزلازل والقتل (ابوداؤد)

ترجمہ ۴ - فرمایا - میری امت پر رحمت کی گئی ہے - آخرت میں اس پر عذاب نہیں ہوگا - البتہ دنیا میں فتنوں اور زلزلوں اور لڑائیوں کی وجہ سے اسے زحمت پہنچے گی ؎

۵ - ... قالؐ انزل اللہ علیٰ امانین لامتی ما کان اللہ لیعذبھم و انت فیھم و ما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون - فاذا مضیت ترکت فیھم الاستغفار الی یوم القیامۃ (سنن ترمذی)

ترجمہ ۵ - فرمایاؐ اللہ تعالےٰ نے میری امت کے لیے دو پناہیں اتاری ہیں (۱) پہلی یہ کہ جب تک تو (حضور رسول اللہ) ان میں رہے گا - اللہ تعالےٰ ان پر عذاب نازل نہیں فرمائے گا۔ (۲) دوسرے جب تک استغفار کرتے رہیں گے - عذاب نہیں ہوگا - میرے عالم آخرت پر چلے جانے پر استغفار قیامت تک ان میں باقی رہے گی -

۶ - ... قالؐ ان من امتی من یشفع فی القیامۃ من الناس و منھم من یشفع فی القبیلۃ و منھم من یشفع فی العصبۃ و منھم من یشفع فی الواحد حتی یدخلوا الجنۃ و زاد رزین و انما شفاعتی فی اھل الکبائر من امتی و انہ یومر برجل الی النار فیمر برجل قد سقاہ شربۃ ماء علی ظماء فیعرفہ فیقول الا تشفع لی فیقول من انت فیقول الست انا سقیتک الماء یوم کذا فیعرفہ فیشفع لہ

فیرد من النار الی الجنۃ۔ (سنن ترمذی)

ترجمہ ۶۔ فرمایا۔ میری امت سے شفاعت کریگے۔ حشر کے دن بعض ان میں سے قبیلہ کے شفیع ہوں گے۔ اور بعض قوم کے بعض ایک شخص کا شافع ہوگا۔ یہاں تک کہ جنت میں داخل ہوں گے۔ اور رزینؒ کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں۔ اور سوائے اس کے نہیں کہ میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ والوں کے لئے ہوگی۔ اور تحقیق ایک شخص کو دوزخ جانے کا حکم ہوگا۔ پس وہ ایسے شخص کے پاس سے گزرے گا جس کو اس نے پیاس کی حالت میں پانی پلایا تھا۔ وہ اسے پہچان لے گا۔ اسے کہیگا۔ تو میری شفاعت نہیں کرتا۔ اسے کہیگا تو کون ہے؟ وہ کہے گا۔ تو وہی شخص نہیں۔ جو فلانے دن میں نے تجھے پانی پلایا تھا۔ وہ پہچانے گا اور اس کی شفاعت کرے گا۔ اس کے باعث اس کو دوزخ سے واپس لوٹایا جاوے گا۔ اور جنت میں بھیجا جاوے گا۔

۷۔ قالؐ امتی مثل المطر لا یدری اخرہ خیر ام اولہ (ترمذی)

ترجمہ ۷۔ فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میری امت کی مثال بارش ہے۔ نہیں معلوم ہو سکتا کہ اول افضل ہے۔ یا آخر (یا بالعکس)

۸۔ قالؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یزال اناس من امتی ظاہرین حتی یاتیہم امر اللہ

وھم ظاھرون ہ (بخاری ومسلم)

ترجمہ ۸ - فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میری اُمت سے ہمیشہ ایک گروہ غالب رہے گا - یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ کا حکم آ جائے گا - لیکن وہ اس حالت میں بھی غالب ہونگے -

۹ - قال صلعم .... اُمتی یوم القیمۃ غرٌ من السجود محجّلُون من الوضُوءِ -

ترجمہ ۹ - فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میری امت قیامت کے دن سجدہ کی وجہ سے روشن پیشانی والی ہوگی - اور وضو کی برکت سے ان کے منہ اور ہاتھ اور پاؤں سفید اور چمکتے ہوں گے ؛

۱۰ - قال رسول اللہ صلعم قد اجارکم اللہ من ثلاث خصال ان لا یدعوا علیکم نبیّکم فتھلکوا جمیعًا وان لا یظھرَ اللہُ تعالےٰ اھل الباطل علی اھل الحق و ان لا یجتمعُوا علی الضلالۃ ؛ (ابوداؤد)

ترجمہ ۱۰ - فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالےٰ نے تم کو تین باتوں سے معاف فرمایا - پہلے یہ کہ تم پر تمہارا نبی بد دعا نہیں کرے گا - کہ تم سب ہلاک ہو جاؤ - دوسرے اللہ تعالیٰ اہل حق پر اہل باطل غالب نہیں ہونے دیگا - تیسرے یہ کہ تم گمراہی پر اکٹھے نہ ہوگے ؛

۱۱ - قال صلعم اِنّ اللہ یدنی المومن فیضع علیہ کنفہ و یسترہ فیقول اتعرفُ ذنب کذا - اتعرفُ ذنب کذا

فیقول نعم ای رب حتیٰ قررہٗ بذنوبہٖ و رأی فی نفسہٖ انّہ قد ھلک قال سترتھا علیک فی الدنیا و انا اغفر لک الیوم فیعطی کتاب حسناتہٖ و امّا الکفار والمنافقون فینادی بھم علی رؤس الخلائق ھٰؤلاء الذین کذبوا علیٰ ربّھم الا لعنۃ اللّٰہِ علے الظٰلمین - (بخاری و مسلم)

ترجمہ ۱۱- فرمایا نبی آخر الزمان صلے اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلم نے قیامت کے دن اللّٰہ تعالےٰ اپنی رحمت سے اپنے بندے مومن کو قریب کرے گا - اور اس پر پردہ کرکے ڈھانپا جائے گا - پھر فرمائے گا - کیا تو ان گناہوں کو پہچانتا ہے ؟ پس وُہ کہے گا اے رب ہاں - یہاں تک کہ وہ اپنے گناہوں کا اقرار کرے گا - تو اللّٰہ تعالےٰ فرمائیگا - میں نے تیرے ان گناہوں کو دنیا میں ڈھانپ دیا - اور آج کے دن تجھے بخشتا ہوں - پھر اس کو نیکیوں کی کتاب دی جائے گی - مگر کافر اور منافق کو آواز دی جاوے گی - اور لوگوں کے سامنے بلایا جاوے گا - کہ یہ وہ جماعت ہے - جنہوں نے اپنے رب کو جھٹلایا - خبردار ہو - کہ ظالموں پہ اللّٰہ تعالیٰ کی لعنت ہے ؛

۲- قالَ رسول اللّٰہ صلعم یجاء بنوح (علیہ السلام) یوم القیمۃ فیقال لہ ھل بلغت فیقول نعم یا ربّ فتسئل امّتہ ھل بلغکم فیقولون ما جاءنا من

نذیر فیقال من شہودک فیقول محمد صلعم و اُمّتہ فقال رسول اللہ صلعم فیجاء بکم فتشہدون انّہ قد بلغ ثمّ قراء رسول اللہ صلعم و کذالک جعلنا کم اُمّۃ وسطا لتکونوا شہداء علی النّاس ویکون الرسول علیکم شہیدا ہ (بخاری)

ترجمہ ۲۱- فرمایا حضور اقدس صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے قیامت کے دن حضرت نوح علیہ السلام لائے جائیں گے۔ اور ان سے کہا جائے گا۔ کہ تو نے اللہ تعالے کے احکام پہنچا دیئے تھے۔ وہ کہینگے ہاں! میرے رب۔ پھر اس کی امت سے سوال کیا جائے گا۔ کہ تم کو حکم پہنچائے گئے تھے۔ وہ کہیں گے۔ ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ پھر نوح علیہ السلام کو کہا جائیگا۔ کہ آپ کا گواہ کون ہے۔ وہ کہیں گے حضرت محمد رسول اللہ صلعم اور اُن کی اُمت پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ تم کو لایا جائیگا۔ پھر تم نوح کے احکام پہنچانے کی گواہی دو گے پھر حضور علیہ السلام نے یہ آیت شریف پڑھی کہ اسی طرح ہم نے تم کو اُمت نیک و عادل کیا ہے۔ تاکہ تم لوگوں پر گواہی دینے والے ہو۔ اور تم پر رسولؐ گواہ ہوگا۔

۲۲- قال رسول اللہ صلعم من شہد ان لا الٰہ الّا اللہ و انّ محمد رسول اللہ حرّم اللہ تعالے علیہ النّار ہ (مسلم)

۱۳۔ فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس شخص نے (تصدیق قلبی کے ساتھ) گواہی دی۔ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ تعالےٰ اور تحقیق حضرت محمد صلعم خدا کے پیغمبر ہیں۔ اللہ تعالےٰ اس شخص پر آتش دوزخ حرام کریگا۔ (عذاب دوزخ سے مامون رہیگا)؛

۱۴۔ اِنَّ النبی صلعم قال یخرج من النار من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من ایمان (قال ابو سعید) فمن شک فلیقرء اِنَّ اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ (ترمذی)

ترجمہ ۱۴۔ تحقیق پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ اس شخص کو بھی آگ دوزخ سے نکال دیگا جس کے دل میں ذرہ کے برابر بھی ایمان ہوگا (اس حدیث کے راوی ابو سعیدؓ فرماتے ہیں) اگر کسی کو اس میں شک ہو تو یہ آیت پڑھ لے۔ (تحقیق اللہ تعالےٰ ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا)

۱۵۔ قال رسول اللہ صلعم قال اِذا حسن احدکم اسلامہ فان کل حسنۃ یعملھا تکتب بعشر امثالھا الی سبع مائۃ ضعف و کل سیئۃ یعملھا تکتب بمثلھا حتیٰ یلقی اللہ تعالیٰ۔ (بخاری و مسلم)

ترجمہ ۱۵۔ تحقیق فرمایا سرور عالم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے جس کا اسلام اچھا ہوا یعنی تم میں سے اچھے پابند اسلام بنے لیں وہ شخص جب ایک نیکی کرتا ہے تو اس کا اجر اس کے لئے دس گنا زیادہ ملتا ہے۔ سات سو گنا تک اس کے لئے لکھا

جاتا ہے۔ اور جو گناہ کرتا ہے۔ وہی اسی قدر لکھا جاتا ہے۔ جو اس نے کیا۔ یہاں تک کہ وہ خدا تعالےٰ کے دربار میں حاضر ہو۔
ف۔ یعنی مومن کی نیکی کا اجر دس سے لے کر سات سو گنا تک ملتا ہے۔ اور گناہ صرف اسی قدر لکھا جاتا ہے۔ جو اس سے ظاہر ہوا۔ یہ مومن پر خاص رحمت الٰہی ہے ؎

۱۶۔ ..... قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و اٰلہٖ وسلّم من کان اٰخر کلامہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ دخل الجنّۃ (ابوداؤد)
ترجمہ ۱۶۔ فرمایا۔ پیغمبر خدا اللہ تعالےٰ کا ان پر درود سلام ہو۔) نے جس کا خاتمہ بالایمان ہو۔ یعنی مرتے وقت زبان پر کلمہ طیبہ ہو۔ بہشت میں داخل ہوگا ؎

۱۷۔ ..... قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و اٰلہٖ وسلم ثنتان موجبتان فقال رجل یا رسول اللّٰہ ما الموجبتان قال من موجبتان قال من مات یشرک باللّٰہ شیئاً دخل النار ومن مات لا یشرک باللّٰہ شیئًا دخل الجنّۃ (مسلم)
ترجمہ ۱۷۔ فرمایا آپؐ نے دو امر واجب کرنے والے ہیں۔ ایک شخص نے ان کی نسبت حضورؐ سے دریافت کیا۔ فرمایا (۱) جو شخص اللہ تعالےٰ کے ساتھ شرک کرے خواہ وہ کچھ بھی ہو۔ دوزخ میں داخل ہوگا۔ (۲) اور جو شخص ایسی حالت میں مر گیا۔ کہ شرک اس سے صادر نہ ہوا ہوگا۔ جنت میں داخل ہوگا ؎

۱۸۔ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و اٰلہٖ وسلّم من

قال رَضِیتُ باللہِ رَبًّا وَ بِالاِسلامِ دِیناً وَبِمُحمدٍ رَسُولَ اللہِ صَلیَ اللہُ عَلَیہِ و اٰلِہٖ وسلمَ رَسُولاً وَجَبَت لَہُ الجَنَّۃ ۔ "ابو داؤد"

ترجمہ ۱۸ - فرمایا آپؐ نے جس شخص نے کہا "میں اللہ تعالےٰ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر - اور حضرت محمد رسول اللہ کے پیغمبر ہونے پر راضی ہوا" ایسے شخص کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے ۔

۱۹ - قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ و اٰلِہٖ وسلم..... اسعد النّاس بشفاعتی یوم القیٰمۃ لا الٰہ الّا اللّٰہُ خالصاً من قلبہٖ ۔ "بخاری"

ترجمہ ۱۹ - آپ نے فرمایا .... قیامت کے دن وہ نیک بخت میری شفاعت حاصل کرنے میں کامیاب ہوگا - جس نے پورے خلوص دل کے ساتھ کلمہ مبارک لا الٰہ الّا اللّٰہُ کہا ہوگا ۔

۲۰ - انَّ النّبی صلی اللہ علیہ و اٰلِہٖ وسلم قال اتانی جبریل علیہ السّلام فبشّرنی انّہٗ من مات من اُمّتک لا یشرک باللہ شیئاً دخل الجنّۃ قلت وان زنی وان سرق، و قال ان زنی و ان سرق، قال فی الثّالثۃ علی رغم انف ابی ذر رضہ ۔ بخاری و مسلم

ترجمہ ۲۰ - ابوذر غفاری اللہ تعالےٰ ان پر راضی ہو - راوی ہیں کہ فرمایا سرور عالمؐ نے میرے پاس جبرئیلؑ آئے - اور مجھے

بشارت دی۔ جو شخص آپ کی اُمت سے اس حالت میں مرے گا۔ کہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ کچھ شرک نہ کیا ہوگا۔ جنت میں داخل ہوگا۔ (راوی کا بیان ہے) میں نے عرض کی۔ اگرچہ وہ شخص زانی اور چور بھی ہو۔ اسی طرح دوسری، تیسری بار بھی فرمایا۔ چوتھی بار آپ نے فرمایا۔ ابوذرؓ کی ناک گرد آلود ہو۔ (زجر کے لفظ فرمائے)

۳۲۔ مُسلمانوں کے عادات وخصائل

مسلمانوں کے عادات و خصائل کا بہترین نمونہ وہی ہے۔ جس کا ذکر تفصیل کے ساتھ قرآن مجید واحادیث شریف میں وارد ہے۔ وہ اخلاق و شمائل جو مسلمانوں کا طرۂ امتیاز تھے۔ کم ہو رہے ہیں۔ جس سے کسی قدر تکالیف اور مصائب پیش آ رہے ہیں۔ اس کا اصلی سبب غفلت ہے۔ جو اُن کو صحیح راستے سے بھٹکا رہی ہے۔

ان زحمتوں سے جو آئے دن پیش آ رہی ہیں ان کا اعلیٰ علاج یہی ہے۔ کہ مسلمان اپنے خدا و رسول کی اطاعت کو مقدم جانیں۔ اور اپنے آپ کو ان عادات و صفات سے موصوف کریں۔ جو خدا تعالےٰ

کی کتاب اور پیغمبر کے ارشادات میں وارد ہوئی ہیں - پھر دیکھ لیں گے کہ کس طرح خدا تعالٰے و رسول علیہ الصلوٰۃ و السلام کی فرمانبرداری میں وہ نعمت عطلےٰ پھر میسر ہوتی ہے - جو پہلے مسلمانوں کو عطا فرمائی گئی تھی - یعنی دین و دنیا کا اقبال اور دونوں جہان کی فوز و فلاح ❊

ا- مسلمانوں کے شمائل

(قرآن مجید سے)

۱- اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ٥ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ ٥ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ وَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ٥ (بقر رکوع ۱)

ترجمہ (۱) وہ جو ایمان لاتے ہیں ساتھ غیب کے اور نماز کو قائم رکھتے ہیں - اور اس چیز سے کہ ہم نے دیا ان کو خرچ کرتے ہیں - اور جو لوگ کہ ایمان لاتے ہیں ساتھ اس چیز کے کہ اتارا گیا طرف تیرے اور جو کچھ پہلے تجھ سے اتارا گیا - اور آخرت کے ساتھ وہ یقین رکھتے ہیں - یہ لوگ اوپر ہدایت کے ہیں چھٹکارا پانے والے ہیں ❊

ف :- اس آیت مبارک میں تقوٰے کا بیان فرمایا - کہ اس کا آغاز ایمان ہے - اور ایمان والوں کے یہ خصائل ہوتے ہیں ۞

۲- اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِھِمْ وَ یَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا ج سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ٥ (آل عمران رکوع ۲۰)

ترجمہ ۲- وہ لوگ جو یاد کرتے ہیں - اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اوپر کروٹوں اپنی کے اور بیچ پیدائش آسمانوں کے اور زمینوں کے فکر کرتے ہیں - اے پروردگار (ہمارے) تو نے یہ بے فائدہ نہیں پیدا کیا - پاکی ہے تجھ کو پس ہم کو آگ سے بچائیے ۞

ف - اس آیت مبارک میں عقلمندوں کی تعریف فرمائی - ان کے عادات کا ذکر فرمایا - کہ انہیں نبی سے معجزہ مانگنے کی حاجت نہیں - توحید کی نشانیاں تمام عالم میں نمودار ہیں ۞

۳- اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَ اِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا وَّ عَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ ٥ اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ٥ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَھُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَ مَغْفِرَۃٌ وَّ رِزْقٌ کَرِیْمٌ ٥ (الانفال ع ۱)

ترجمہ۳:- سوائے اس کے نہیں کہ ایمان والے وہ لوگ ہیں۔ کہ جب یاد کیا جاوے اللہ تعالےٰ اُن کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب اوپر اُن کے اس کی نشانیاں پڑھی جاتی ہیں تو اُن کے ایمان کو زیادہ کرتی ہیں۔ اور وُہ اوپر پروردگار اپنے کے توکل کرتے ہیں۔ وہ لوگ کہ قائم رکھتے ہیں نماز کو اور اس چیز سے کہ دیا ہے۔ ہم نے اس کو خرچ کرتے ایمان والے ہیں۔ ساتھ حق کے نزدیک پروردگار ان کے درجات ہیں۔ واسطے ان کے اور بخشش ہے۔ اور رزق با کرامت ۔

ف۔ اس آیت شریف میں مسلمانوں کی علامتیں کیسی واضح فرما دی گئیں۔ ان کا خشوع خضوع ہر حال میں توکل کو اختیار کرنا۔ پابندیٔ فرائض اسلام بیان فرما کر ان کے صادق مومن ہونے کی گواہی دی۔ اور درجات کی بشارت عطا فرمائی ۔

۴۔ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ م يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ط اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ (توبہ ع ۹)

ترجمہ۴۔ اور ایمان والے (مرد) اور ایمان والی (عورتیں) بعضے ان کے بعض کے دوست ہیں۔ ساتھ بھلائی کے حکم کرتے

ہیں۔ برائی سے منع کرتے ہیں۔ نماز کو قائم رکھتے ہیں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول صلعم کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ یہ لوگ ہیں اللہ تعالےٰ ان کو شتاب اپنے رحم سے سرفراز کرے گا۔ تحقیق اللہ تعالےٰ غالب ہے حکمت والا۔

ف۔ مسلمانوں کی آپس میں محبت، اخلاص اور اطاعت خدا و رسول کے اوصاف بیان فرما کر ان کے حقدار رحمت الٰہی ہونے کا وعدہ فرمایا۔ (توبہ ع ۹)

۵۔ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ○ (احزاب ع - ۵)

ترجمہ (۵) تحقیق مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں قرآن پڑھنے والے مرد اور قرآن پڑھنے والی عورتیں۔ اور سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں۔ اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں۔ اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں۔ اور خیرات دینے والے اور خیرات دینے والیاں، اور روزہ رکھنے والے اور روزہ

والیاں - اور اپنی ... کی نگہبانی کرنے والے اور اپنی
نگہبانی کرنے والیاں - اور اللہ تعالےٰ کو بہت
یاد کرنے والے - اور اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرنے والیاں
اللہ تعالےٰ نے تیار کیا ہے - ان کے واسطے بخشش اور
بڑا ثواب ؎

ف - اس میں مسلمانوں کیے نو قسم کے اعمالِ حسنہ کا ذکر فرما
کر انہیں وعدہٗ مغفرت عطا فرمایا ؛

۶- قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ
وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ اِلَّا عَلٰٓی اَزْوَاجِهِمْ
اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۝ فَمَنِ
ابْتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِكَ ط فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعَادُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ
هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ هُمْ
عَلٰی صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ ۝
الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ مومنون ع ۱)

ترجمہ (۶) تحقیق ایمان والوں نے فلاح پائی - اور وہ جو بیچ
نماز اپنی کے زاری کرنے والے ہیں - اور وہ جو بیچ بے فائدہ
بات اور کام سے منہ پھیرنے والے ہیں - اور وہ جو اپنی
شرمگاہوں کے حفاظت کرنے والے ہیں - مگر اوپر بیبیوں
اپنی کے یا جن کے مالک ہوئے داہنے ہاتھ ان کے
پس تحقیق وہ نہیں ملامت کئے گئے - پس جو کوئی چاہے
سوائے اس کے - پس یہ لوگ وہ ہیں - حد سے گزرنے

والے - اور وہ جو امانتوں اپنی کی اور عہد اپنے کی
رعایت کرتے والے ہیں - اور وہ جو اوپر نمازوں اپنی
کے محافظت کرنے والے ہیں - یہ لوگ وہی ہیں - وارث
جو ورثہ بہشت کا لیویں گے - اور وہ بیچ اس کے ہمیشہ
رہنے والے ہیں ؞

ف :- سبحان اللہ! مسلمان کی کیا شان ہے! اس کی عادات
و اعمال کا خاکہ کس خوبی سے کھینچا ہے - انہی اعمال پہ
وہ جنت فردوس کا وارث ہوگا ؞

۷- فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللّٰهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا
اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ ۝ رِجَالٌ لَا
تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَإِقَامِ
الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ
فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ ۝ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ أَحْسَنَ
مَا عَمِلُوا وَيَزِيدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ
مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ (سورہ نور ع ۵)

ترجمہ (۷) بیچ گھروں کے حکم کیا اللہ تعالیٰ نے یہ کہ بلند کیا
جاوے - اور بیچ اس کے اس کا نام یاد کیا جاوے - بیچ
اس کے واسطے اس کے صبح اور شام کو تسبیح کرتے ہیں
وہ مرد کہ ان کو نہ تو سوداگری اور نہ ہی بیچنا خدا کی
یاد سے غافل کرتا ہے - اور قائم کرتے نماز سے اور دینے
زکواۃ سے - اس دن سے ڈرتے ہیں - کہ بیچ اس کے

دل اور آنکھیں پھر جاویں گے۔ تو جزا دیوے ان کو اللہ تعالیٰ بہتر اس چیز کا کہ انہوں نے عمل کیا ہے۔ اور ان کو اپنے فضل سے زیادہ دیوے اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہے بے شمار رزق دیتا ہے۔

ف۔ مومن صادق کو یاد حق سے کوئی چیز مانع نہیں ہو سکتی۔

۸۔ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۝ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ۝ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ۝ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۝ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ۝ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۝ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ۝ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ۝ وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا

عَلَيْهَا صُمًّا وَّ عُمْيَانًا ○ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا
مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا
لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ○ اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا
صَبَرُوْا وَ يُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّ سَلٰمًا ○ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ○
حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ○ (فرقان ع ۶)

ترجمہ (۸) اور رحمٰن کے بندے وہ لوگ ہیں۔ جو اوپر زمین کے
آہستہ چلتے ہیں۔ اور جس وقت اُن سے جاہل بات کہتے
ہیں۔ کہتے ہیں سلام [illegible] واسطے پروردگار
اپنے کے سجدہ اور قیام کرتے ہوئے رات گذارتے ہیں۔ اور وہ لوگ
کہتے ہیں۔ اے پروردگار ہمارے ہم سے عذاب دوزخ
پھیر دے۔ تحقیق اس کا عذاب لازم ہو جانے والا
ہے۔ تحقیق وہ بری جگہ قرار کی اور رہنے کی ہے۔
اور جو لوگ کہ جس وقت خرچ کرتے ہیں بے جا نہیں
خرچ کرتے ہیں۔ اور نہ ہی تنگی کرتے ہیں۔ اور درمیان
دونو کے اعتدال ہوتا ہے۔ اور جو لوگ ساتھ اللہ تعالےٰ
کے معبود اور کو نہیں پکارتے۔ اور کسی جان کو نہیں
مار ڈالتے کہ خدا تعالےٰ نے حرام کیا ہے۔ مگر ساتھ
حق کے۔ اور زنا نہیں کرتے۔ اور جو کوئی یہ کام
کرے۔ اُسے بڑا وبال ملے گا۔ اس کے واسطے عذاب
دگنا کیا جاوے گا۔ اور بیچ اس کے ہمیشہ ذلت سے رہے
گا۔ مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا۔ اور اچھے کام

گئے۔ پس یہ لوگ ہیں کہ بدل ڈالتا ہے اللہ اُن کی برائیوں
کو نیکیوں کے ساتھ۔ اور اللہ تعالےٰ بخشنے والا مہربان
ہے۔ اور جو کوئی توبہ کرے اور عمل اچھے کرے۔ پس
وہ تحقیق اللہ تعالےٰ کی طرف رجوع کرتا ہے۔ رجوع
کرتا۔ اور وہ لوگ کہ گواہی نہیں دیتے جھوٹی اور جس
بیہودہ سے گزرتے ہیں۔ تو اپنی عزت سنبھالے گزرتے
ہیں (یعنی گناہ میں شامل نہیں ہوتے) اور وہ لوگ جس
وقت نصیحت دیئے جاتے ہیں۔ اپنے رب کی نشانیوں
کے ساتھ تو بہرے اور اندھے کی طرح اوپر اُن کے نہیں
گر پڑتے۔ اور وہ لوگ کہ کہتے ہیں (دعا مانگتے ہیں)
اے رب ہمارے بخش ہم کو ہماری جوروؤں اور اولاد
ہماری سے ٹھنڈک آنکھوں کی اور ہم کو پرہیزگاروں کا
پیشوا بنا۔ یہ لوگ بدلا دیے جاویں گے۔ بالا خانے بہ سبب
اس کے کہ صبر کیا انہوں نے اور پہنچائے جاویں گے
بیچ اس دعا کے زندگی اور سلامتی بیچ اس کے ہمیشہ
رہیں گے۔ قرار اور رہنے کی جگہ اچھی ہے ۔

ف۔ مومن ہوں تو ایسے :۔ عباد الرحمٰن کے اوصاف و علامات
کس تفصیل سے بیان فرمائے ۔

۹۔ فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ

الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ۝ وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (شوریٰ ع ۴)

ترجمہ (۹) پس جو کچھ تم دیئے گئے ہو کسی چیز سے پس زندگی دنیا کا فائدہ ہے۔ اور جو کچھ نزدیک اللہ کے ہے بہتر ہے۔ اور بہت باقی رہنے والا ہے۔ واسطے ان لوگوں کے ایمان لائے اوپر پروردگار اپنے کے۔ اور توکل کرتے ہیں۔ اور وہ لوگ کہ بڑے گناہوں سے اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں۔ اور جس وقت کہ وہ غصہ ہوتے ہیں۔ بخش دیتے ہیں۔ اور وہ لوگ کہ قبول کیا انہوں نے واسطے پروردگار اپنے کے اور نماز قائم رکھتے ہیں۔ اور کام ان کا مشورت ہے۔ اور اس چیز سے کہ دیا ہے ہم نے ان کو خرچ کرتے ہیں۔ اور واسطے اُن لوگوں کے جب ان کو بغاوت پہنچتی ہے۔ اور وہ بدلا لیتے ہیں۔ (جہاد کرتے ہیں) اور بدلہ بُرائی کا بُرائی ہے۔ مانند اس کے۔ پس جس شخص نے معاف کیا اور کام سنوارا پس ثواب اس کا اوپر اللہ کے ہے۔ تحقیق وہ ظالموں کو دوست نہیں رکھتا ؂

۱۰- وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ

هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۝ وَمَا يُلَقّٰهَا اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَمَا يُلَقّٰهَا اِلَّا ذُوْحَظٍّ عَظِيْمٍ ۝ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ (پ ۲۴ ع ۱۹)

ترجمہ (۱۰) اور نہیں برابر ہوتی نیکی اور نہ برائی بدی کو دفع کر ساتھ اس خصلت، کے کہ وہ بہت اچھی ہے۔ پس ناگہاں وہ شخص کہ درمیان تیرے اور درمیان اس کے دشمنی ہے گویا کہ وہ دوست قرابتی ہے۔ اور نہیں سکھلائی جاتی یہ بات مگر جو لوگ کہ صبر کرتے ہیں اور نہیں سکھلایا جاتا۔ یہ مگر بڑے نصیب والا اور اگر چوک دے تجھ کو شیطان کی طرف سے کوئی چوک دینے والا۔ پس پناہ پکڑ ساتھ اللہ تعالیٰ کے تحقیق وہ سننے والا جاننے والا ہے۔

مسلمانوں کے عادات

احادیث نبوی کی روشنی میں

(۱) قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم یقول لا یومن احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من والدہٖ و ولدہٖ والناس اجمعین ۵ (نسائی)

ترجمہ (۱) اس حدیث شریف کے راوی کا بیان ہے کہ میں نے سنا۔ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ تم سے کسی کا ایمان (کامل) نہیں۔ جب تک کہ میں اس کا زیادہ محبوب نہ ہوں۔ اپنی ماں۔ باپ اور تمام لوگوں سے یعنی جب تک سب سے زیادہ مجھ سے محبت نہ رکھے۔ ایماندار نہیں ہو سکتا۔

۲۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم لَا یُوْمِنُ اَحَدکم حتیٰ یُحِبُّ لِاَخِیہ مَا یحب لِنفسِہ۔ (بخاری۔ مسلم۔ نسائی۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

ترجمہ:۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے جب تک تم سے کوئی ایماندار کہلانے کا مستحق نہیں۔ جب تک اپنے بھائی مسلمان کے لئے بھی اسی چیز کو پسند کرے

جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

(۳) اِنَّ رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ و اٰلہٖ وسلم قال من اَحبّ للّٰہ وابغض لِلّٰہ و اعطیٰ لِلّٰہ و منع لِلّٰہِ فقد استکمل الایمان ۔ (ابوداؤد)

ترجمہ (۳) تحقیق رسولِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا۔ جو کوئی دوستی بھی اللہ تعالےٰ کی رضا کے لیے رکھے۔ اور دشمنی بھی خدا تعالےٰ کے لیے۔ کسی کو کچھ دے تو بھی اللہ تعالےٰ کے لیے کسی کو باز رکھے۔ تو بھی اللہ تعالےٰ کے لیے پس اس شخص کا ایمان کامل ہے۔

(۴) قال رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ و اٰلہٖ والمسلم من سلم المسلمون من لسانہٖ ویدہٖ والمؤمن امنہ الناس علی دمائھم و اموالھم (ترمذی نسائی)

ترجمہ (۴) فرمایا رسول خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسلمان وہ شخص ہے۔ جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں۔ یعنی اپنی زبان اور ہاتھ سے کسی کو ایذا نہ پہنچائے۔ اور مومن وہ ہے۔ جو لوگوں کو خونریزی اور مالوں کے غارت ہونے سے بچائے۔

۵۔ قال رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ و اٰلہٖ وسلم اِذا رأیتم الرجل یتعاھد المسجد فاشھدوا لہٗ بالایمان۔ فانّ اللّٰہ تعالےٰ یقول انما یعمر مساجد اللّٰہ من اٰمن باللّٰہ والیوم الاٰخر۔ (ترمذی)

ترجمہ (۵) فرمایا سرورِ عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد میں (عبادت کے لئے) جانے کا عادی ہے۔ تو اس کے مومن ہونے کی گواہی دو کیونکہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے "سوائے اس کے نہیں کہ خدا تعالےٰ کی مسجدوں کو وہی شخص آباد کرتا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ اور دن قیامت پر ایمان لاتا ہے ۔

۶۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم ثلاثۃ من اصل الایمان الکف عن کل من قال لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نکفرہ بذنب ولا نخرجہ عَنِ الاسلام بعمل والجھاد ماض منذ بعثنی اللّٰہ الی اَنْ یقاتل ھذہ الامۃ الدجال لا یبطلہ جور جائر وَ لا عدل عادل والایمان بالاقدار ۔

ترجمہ (۶) فرمایا رسول خدا علیہ السلام نے تین چیزیں ایمان کی (اصل) جڑہیں (پہلے) یہ کہ جس شخص نے کلمہ طیبہ (لا الٰہ الا اللہ) کہا۔ اس کو رنج نہ دینا ۔ اور اسے گناہ کی وجہ سے کافر نہ کہنا۔ کسی بدکاری کی وجہ سے اسلام سے خارج نہ کرنا ۔ (دوسرے) جہاد باقی ہے جب سے میں پیغمبر کرکے بھیجا گیا ۔ یہاں تک کہ یہ امت دجال سے جہاد کرے (یعنی جہاد کو ظالم کا ظلم اور عادل کا عدل باطل نہیں کر سکتا ۔ تیسرے) تقدیر الٰہی کے ساتھ ایمان لانا

۷۔ قال فلمّا خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اِلّا قال لا ایمان لمن لا امانۃ لہ ولا دین لمن لا عھد لہ۔ (شعب الایمان)

ترجمہ (۷) راوی رح کا بیان ہے۔ کہ جب ہم پر سرورِ عالم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے خطبہ پڑھا۔ تو فرمایا خبردار رہو۔ جس شخص کو امانت نہیں۔ یعنی امانت دار نہیں۔ اس کا ایمان بھی نہیں۔ اور جس کو اپنے عہد کا پاس نہیں اس کا دین نہیں ۔

۸۔ قال امیر المومنین علی کرّم اللہ وجہہٗ علامۃ الایمان اِن تؤثر الصّدق حیث یضرک علی الکذب حیث ینفعک ۔ (نہج البلاغۃ)

ترجمہ (۸) حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہٗ نے فرمایا ایمان کی علامت یہ ہے۔ کہ تو اس حالت میں سچ کو اختیار کرے۔ جہاں سچ بولنے سے نفع پہنچنے کا یقین نہ ہو۔

مسلمانوں کے خصائل کا ذکر قرآن و حدیث میں کئی جگہ پر تفصیل کے ساتھ مذکور ہے۔ اور اس جگہ سب کے بیان کی گنجائش نہیں۔ صرف نمونہ کے طور پر بیان کر دیا گیا ہے۔ قرآن[1] مجید میں بار بار وعدہ فرمایا گیا ہے۔ کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان لائے ہیں۔ اور عمل صالح بجا لاتے ہیں۔ وہ ضرور کامیاب ہوں گے

---

[1] "مسلمانوں کو بشارتیں" قرآن و حدیث میں جس قدر بشارات وارد ہوئی ہیں تفصیل کے لئے صفحہ ۳۲ و ۵۱ پر ملاحظہ فرمائیے۔

زندگی کی ہر ایک منزل میں ہمیشہ شاد و بامراد رہیں گے کبھی غم و اندوہ اُن کے پاس نہیں آئے گا ۔

(۱۹) عقایدِ اسلام

کمالاتِ دینی کا حصول خداوند تعالیٰ کی رحمت کا ملہ سے اُمور اور عقاید انبیا علیہم السلام پر عموماً اور جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر خصوصاً نازل فرمائے گئے ۔ اور جن کے صحیح اور سچا ہونے میں ذرّہ بھر شک و شبہ کو دخل نہیں ۔ تمام مسلمانوں کو ان پر یقین لانا ضروری ہے ۔ اور اِن عقاید کی ادنیٰ فضیلت یہ ہے ۔ کہ تمام کمالاتِ دینی انہی سے حاصل ہوتے ہیں ۔ اور بس ۔

ایمان کی بنیاد اِن کی حقانیت پر یقین لانے کے لئے یاد رکھنا چاہیئے ۔ کہ ان عقاید کا معدن انوارِ نبوّت ہیں ۔ کافی ہے ۔ اُن کے سمجھنے میں عقلی ڈھکوسلے اور خیالی گھوڑے دوڑانے کی کچھ ضرورت نہیں ۔ جو کچھ عقاید کے بارہ میں سرورِ عالم حضرت رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خدا تعالےٰ کی جانب سے لائے ۔ اور بیان فرمایا ۔ بلا چون و چرا تسلیم کر لینا

اپنے ایمان کی بنیاد کو مستحکم کر لینا ہے ✿

عقل خدا کی نعمت ہے

عقل خدا تعالےٰ کی ایک نعمت ہے لیکن اس کی ایک حد معین ہے۔ محسوسات کے متعلق ابھی کئی باتیں ایسی ہیں۔ کہ عقل ان کی حقیقت بیان کرنے سے قاصر ہے۔ تو دوسرے عالم کی باریک اور دقیق باتیں جنہیں صرف انبیاء کرام علیہم السلام ہی جانتے ہیں۔ معمولی آدمی عقل کی مدد سے کس طرح ان کی ماہیت کو دریافت کر سکتا ہے ✿

اس لئے عقاید کے بارہ میں مسلمانوں کا یہ اصول ہے۔ کہ :-

"جو کچھ خدا تعالےٰ اور پیغمبر علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے فرمایا۔ اور جس ارادہ سے فرمایا۔ ہم اس پر ایمان لائے اور تصدیق کی"

اول تو شرعی باتیں نہایت سادگی سے بیان کی گئی ہیں۔ جن کے سمجھنے میں کسی طرح کی تکلیف نہیں ہوتی۔ اگر کسی مسئلہ کے متعلق سمجھ نہ آئے۔ تو کسی اچھے دیندار عالم سے دریافت کر کے اطمینان کر لیں۔ اگر پھر بھی سمجھ میں نہ آئے۔ تو بجائے بد اعتقاد ہونے کے صدق دل سے اس پر ایمان لائیں۔ اور یقین لانے کے لئے خدا و رسولؐ کے فرمان کو کافی سمجھیں۔ اس کی کیفیت و حقیقت کو قدرت الٰہی پر موقوف رکھ کر دریں

کدورکاوش نہ ہوں - سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہیں - نہ یہ کہ عقل کو اغلاط و اوہام میں ڈال کر بے دینی و الحاد میں گرفتار ہوں - خدا محفوظ رکھے -

ایمان اجمالی جس کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے - کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ ط میں مضمر ہے - اس کے جزو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (نہیں کوئی معبود مگر اللہ تعالےٰ) میں "توحید" اور اس کے متعلق سب باتیں آ جاتی ہیں - اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (حضرت محمد صلعم خدا تعالےٰ کے پیغمبر ہیں) کہنے میں "رسالت" کی تصدیق کافی طور پر ہو جاتی ہے - توحید و رسالت کے ماتحت جس قدر احکام ہیں - وہ "شریعت اسلام" ہے *

ایمان اجمالی کے بعد ایمان مفصّل کا درجہ ہے - جس میں سات اُمور ہیں :-

(۱) توحید (۲) ملائکہ (۳) کتب (۴) رسالت (۵) قیامت (۶) بعث (۷) تقدیر *

ان کو زیادہ وضاحت سے بیان کرنا ضروری ہے تاکہ سمجھنے اور یاد رکھنے میں آسانی ہو وہ دوضاحتی بیان ہوچکا

۲۰۔ فضائلِ علم

علم ہی انسان کا کمال، شرافت کا معدن، ترقی کی اوّلین منزل ہے۔ اسلام میں علم کا درجہ سب سے اوّل ہے۔

اَلْعِلْمُ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَةٍ (حدیث)

ترجمہ:۔ حصول علم "فرض" ہے۔ ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت کے لئے۔

اس نعمتِ عظمٰی کے حصول کے لئے جس قدر محنتِ شاقہ و تکالیف پیش آئیں۔ اسلام اِن تمام زحمتوں کے برداشت کرنے کی تاکید فرماتا ہے:۔

اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ كَانَ بِالصِّيْنِ ۝ مشکوٰۃ

ترجمہ:۔ کتنی مسافت بعیدہ قطع کرنی پڑے۔ ملک چین جیسی دور دراز کرنی اور ملک۔ "علم" ہی حاصل کرو۔

قرآن مجید میں سرورِ کائنات فخرِ موجودات صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو زیادتی علم کی جو دعا تلقین فرمائی گئی ہے۔ وہ حسب ذیل ہے:۔

قُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ۝ (سورہ طٰہٰ)

ترجمہ:۔ اے پیغمبرؐ! دعا کیجئے گا۔ کہ اے میرے پروردگار! مجھے "علم" میں زیادتی نصیب فرما۔

اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ دنیا کے اسباب عیش دیگر جاہ و حشمت پر بزرگی موقوف نہیں۔ بلکہ انسان کے لئے سب سے بڑی دولت علم ہے۔ اور اسی کی وساطت سے انسان اللہ تعالےٰ کی روحانی نعمتیں اور دنیاوی مسرتیں حاصل کر سکتا ہے۔ اور بس ؂

جن قوموں کو زوال سے دوچار ہونا پڑا۔ ان کے زوال کے اسباب میں سب سے بڑا سبب جہالت ہی ہے۔ پھر اگر کسی قوم کے نصیب یاور ہوئے۔ اور وہ ترقی کے اعلےٰ منازل پر پہنچی۔ تو سب کچھ علم ہی کی بدولت ہے۔ غرض دین و دنیا کا کوئی کام ہو۔ بغیر علم بخوبی سر انجام پانا امر محال ہے ؂

۲۱۔ اسلام سے علوم کی ترقی

کوئی ایسا علم نہیں جس کے ابتدائی اُصولوں کا ذکر مسلمانوں کی مذہبی کتب میں نہ آ چکا ہو۔ کثیر التعداد علوم ایسے ہیں۔ جن کی تصنیف و تدوین مسلمانوں ہی کے زورِ قلم سے ظہور میں آئی ؂

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد گرامی ہے کہ ؎

جَمِیْعُ الْعِلْمِ فِی الْقُرْآنِ لٰکِنْ
تَقَاصَرُ عَنْہُ اَفْہَامُ الرِّجَالِ

ترجمہ:- "تمام علوم کا خزینہ قرآن مجید ہے۔ لیکن لوگوں کے فہم اس کے سمجھنے سے قاصر ہیں۔"

آپؑ نے دوسری جگہ یوں بھی فرمایا ہے۔ اگر میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے "با" کے نقطہ (.) کی توضیح اور تشریح کردوں۔ تو ایسا ضخیم دفتر تیار ہو جائے۔ جو بہت سے اونٹوں پر لادا جا سکے۔

فنِ قراءت فن قرأت کی بنیاد اسلام نے ڈالی جب قرآن مجید کی تلاوت کی ضرورت پڑی مخارج حروف تنخیر لحن، اشباع وغیرہ کے قواعد بنائے گئے۔ زبان کی حفاظت اور صحت کے لئے صرف و نحو، مفردات و مرکبات کی تشریح کے لئے علم لغت فصاحت و بلاغت کے لئے علم بیان مطالب و احکام قرآن مجید کے لئے علم تفسیر، الہیات کے لئے علم کلام، و علم اصول، استخراج مسائل کے لئے علم فقہ، احادیث کے لئے فن رجال اور علم تاریخ، جرح و تعدیل کے قواعد تیار کئے گئے۔

علم وراثت و فرائض علم وراثت و فرائض کے حصص اور ان کی تقسیم میں آسانی

کے لئے علمِ ریاضی کو ترقی نصیب ہوئی - اسی طرح علمِ ہیئت، نجوم، فلسفہ، طِبّ میں ایسی تحقیقات کیں کہ ہمیشہ یادگار رہیں گی - فنِ مناظرہ، تعبیرِ خواب، مواعظ غرض کتنے علوم و فنون ہیں جو مسلمانوں کی توجہ سے اس موجودہ دور میں بھی برابر ترقی کر رہے ہیں ؛

علمی برکات صاحبِ کمال کے لئے یہ امر لازمی ہے کہ اس میں علمی اور عملی دونوں طاقتیں موجود ہوں - باعثِ مسرّت ہے کہ اسلام جیسا قوتِ علمی کا سرچشمہ ہے - ویسا قوتِ عملی کا بھی ممد و معاون ہے جس کی تصدیق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ :-

اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ۰

ترجمہ :- میں نے تمہارے لئے تمہارا دین ہر طرح سے کامل، کر دیا - اور میں نے اپنی نعمت تم پر تمام کر دی - اور میں نے تمہارے لئے "دین اسلام" پسند کیا ؛

اب یہ مسلمانوں کا کام ہے کہ قرونِ اولیٰ کے بزرگوں کی طرح وہ پوری توجہ سے علمی برکات سے سیراب ہوں - اور دین و دنیا کے اعلےٰ درجات پہ دائم و قائم رہیں ؛

۲۲۔ عقایدِ ضروریہ

تمام احکام خدا و رسول صاف صاف نازل ہو چکے ہیں۔ اب کوئی نئی بات دین میں نکالنی درست نہیں ایسی نئی بات کا نام شرع میں (بدعت) ہے۔ اور بدعت اسلام میں بڑا گناہ ہے۔ مسلمان کا فرض ہے کہ بدعات سے پرہیز کرے۔ جہاں تک ممکن ہو۔ دوسروں کو اس سے بچائے۔ کہ بہت ثواب ہے۔

اولیاء اللہ یا انبیاء علیہم السلام کو حاضر ناظر یا اپنی سب حالتوں اور مختلف کیفیتوں کے کامل طور پر جاننے والا سمجھ کر مدد طلب کرنا یا دور سے حاجات طلب کرنا۔ کیونکہ یہ سب باتیں علمِ غیب کے متعلق ہیں۔ اور غیب صفت الٰہی ہے۔ جو ایک قسم کا شرک ہے۔ جس سے بچنا چاہیئے۔ اولیاء کرام رح یا انبیاء عظام علیہم السلام کو دعا مانگنے میں وسیلہ لانا یا ان کے نام سے برکت چاہنا اجابت دعا میں بہت بڑی فضیلت رکھتا ہے۔ اور باعث خیر و ثواب ہے ؂

کسی مسلمان کو بوجہ گناہ کبیرہ کافر نہیں کہنا چاہیئے۔ کہ مسلمان کو کافر جاننا کفر ہے ؂

اجتہاد یعنی احکام شرعیہ کے دریافت کرنے میں اپنی پوری قابلیت اور طاقت کو صرف کرنا ایک ایسی بات ہے۔ کہ سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو پسند فرمایا ہے۔ اسی لئے مجتہد اگر اپنے اجتہاد میں خطا کر جائے۔ تو بھی اُسے ایک ثواب ملتا ہے۔ ورنہ اس کے لئے دو اجر ہیں۔

اسی طرح سے امام، مجتہد، عالم کے احکام کی تقلید اُمورِ شرعیہ میں باعث خیر و برکت ہے۔ جو شرع شریف کے مطابق اس کا اہل اور قابل ہو۔

امامت کے معنے پیشوا ہونا اور شرعاً رسولِ خُدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جانشین ہونا۔ اور امورِ دین کا قائم رکھنا، انتظام دنیا کی نگہداشت جس کے فرائض میں ہیں۔ امام کہلاتا ہے۔ اس کی پیروی تمام لوگوں پر واجب ہوتی ہے۔

امام کا قیام مسلمانوں کے لئے ضروری ہے۔ خاص طور پر جب کہ فتنۂ عظیم اور عام تکلیف پیدا ہو جائے۔

انبیاء علیہم السلام کے جسد مبارک جوں کے توں قبر میں محفوظ رہتے ہیں۔ اور انہیں کسی قسم کا نقصان یا ہرج نہیں پہنچتا۔

اصحابِ کہفؓ زندہ ہیں۔ اور حضرت امام مہدی

آخر الزمان علیہ السلام کے ساتھ اُٹھینگے ؎

حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ و آلہٖ و سلم کے والدین کو شرف ایمان و توحید حاصل تھا۔ اور وہ شرک سے پاک تھے۔ اور وہ ناجی ہیں ؎

حقیقت ولایت یہ ہے۔ کہ ایمان و تقوے کے نصیب ہونے پر اور مجاہدہ اور ریاضت کے ساتھ مومن کے قلب پر وصول الی اللہ کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یہی وہبی (بخشش و عطا) کے طور پر جناب الٰہی سے اس کے قلب کو ایک خاص تعلق محبوب حقیقی کے ساتھ پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی کا نام وصول ہے۔ اور یہی مقصود حقیقی اور منتہائے کمال ہے ؎

سلاسل اولیاء اللہ ہیں جو تزکیہ نفس کے لئے مختلف اذکار اور اشغال کے طریقے احکام شرع کے مطابق خدا رسیدہ لوگوں کے ذریعہ مشہور اور متداول ہیں۔ برکت و استفادہ حاصل کرنے کے لئے از بس غنیمت ہیں۔ ان کی ہدایتوں پر عمل کرنے سے رذائل نفسانی سے نجات عطا ہوتی ہے۔ اور دل کو صفائی حاصل ہو جاتی ہے۔ البتہ اگر کوئی خلافِ شرع بات ان میں پائی جائے۔ تو اس کی پیروی نہیں کرنی چاہیئے ؎

بدون باطنی کمالات حاصل کئے اور کسی صاحب سند سے ماذون ہونے سے پیشتر تربیت طالبانِ حق ذلفین مریدان با صدق کا مدعی ہونا سراسر باعث خسران ہے ؛
کمالات باطنی، کشفِ قلوب، کشفِ قبور یا ارواحِ یا دیگر امورِ مخفیہ یا وقائع مستورہ کا علم یا کرامات جو عطائے الٰہی سے اولیاء کو حاصل ہوتی ہیں۔ اور جن کا ذکر تواتر اخبار و آثار سے ثابت ہے۔ یقین کرنا عین سعادت دارینی و باعثِ فوز جاودانی ہے ؛
جن باتوں کی اصل شرع شریف سے ثابت نہیں صرف رواج اور ملکی رسوم کے خیال سے جاری کی گئی ہیں۔ خواہ وہ شادیوں کے متعلق ہوں۔ خواہ مُردے سے علاقہ رکھتی ہوں۔ خواہ ان دونوں کے سوا، شرعاً ان کی پابندی جائز نہیں۔ اور نہ ہی ان کا اہتمام مستحسن ہے۔ بلکہ بعض حالتوں میں مذموم ہے ؛
مسلمانوں پر اپنے دین اسلام کی نصرت لازم ہے۔ نصرت کے دو طریق ہیں :۔
(۱) اظہار شرائع اسلام میں مدد دینا ؛
(۲) اہل بدعت و ضلالت کے حیلوں، بہانوں اور گمراہی کے طریقوں سے بچنا۔ اور دوسرے لوگوں کو بچانا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کا حکم ہے :۔
یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا اَنْصَارَ اللّٰہِ (سورۂ صف: ع ۲)

ترجمہ :- اے ایمان والو ! اللہ تعالےٰ کے مددگار بن جاؤ ۔

جب بدعتی لوگ بکثرت ہو جائیں - اس وقت ان کی اصلاح سے غفلت برتنے سے بڑا کوئی گناہ نہیں اور اس وقت اسلام کی مدد سے بڑھ کر کوئی بڑی عبادت نہیں ۔

اِسلام صِراطِ مُستقیم ہے

شریعتِ اسلام - ایک سیدھا راستہ ہے - جس کی منزل مقصود دونو جہان کی نعمتیں ، اور خدا تعالےٰ کی رضا ہے - حضرت پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بہ نفسِ نفیس ، اور آپؐ کی امت کے بے شمار اصفیاء شہداء ، صالحین اسی اسلام کی ہدایات پر عامل رہے احکام و ہدایات نہایت صاف ہیں - اور بالکل سیدھی سادی جو فیوضات اور برکات سے مالا مال ہیں ۔

اسلام نے گمراہی اور ضلالت سے بچنے کی بھی ہدایت کر دی - شیطانی مکائد کو کھول کر بیان کر دیا - دھوکے باز اور مکاروں کی قلعی کھول دی - اب اگر کوئی شخص گمراہ کرنا چاہئے - اور کہے - کہ اسلام سچا اور سیدھا راستہ نہیں - یا مسلمانوں میں رخنہ انداز ہو - کوئی اور

جایا گاہ مدّت قائم کرنا چاہئے - تو مسلمانوں کو خبردار رہنا چاہیئے - اور ان کے دامِ فریب سے بچنا چاہیئے۔
بعض چالاک آدمی اپنے آپ کو بظاہر اسلام اور مسلمانوں کا خیر خواہ ظاہر کرتے ہیں - مذہب کے بارہ میں اپنے تئیں بڑا محقق بتلاتے ہیں - لیکن اصل میں ان کی یہ نمائش دھوکے کی ٹٹی ہوتی ہے - اور وہ در پردہ اپنے خاص مدعا یعنی مسلمانوں کی بیخ کنی اور تباہی کے درپے رہتے ہیں۔
اس قسم کی تکلیف جہاں کہیں پیدا ہو - ایسے آڑے وقت علم دین کے جاننے والوں کو مسلمانوں کی امداد ضروری ہے - زبانی تقریر یا تحریر سے ان غلطیوں کی قلعی کھولنی چاہئے - ان کے شر و فساد سے لوگوں کو بچانا ضروری فرض ہے - اہل مقدور مسلمان جن میں دفعیہ کی طاقت و ہمت ہو - اپنی طاقت بھر نصرت اسلام میں مدد دیں - اہل علم اظہار حق میں ساعی ہوں۔
جو مسلمان دوسرے مسلمانوں میں خرخشے پیدا ہوتے دیکھتے ہیں - اور اپنے اثر کو کام میں نہ لا کر خاموش بیٹھ جاتے ہیں - ان کی رگ حمیت میں ذرہ جنبش نہیں ہوتی - انہیں یاد رکھنا چاہیئے - کہ ان کے ایمان کمزور ہو گئے ہیں - انہیں اپنے اعمال پر

افسوس کرنا چاہیئے۔ اور سستی ترک کر کے اصلاح کا کام فوراً شروع کر دینا چاہیئے۔

ہر شخص کو مذہبی آزادی حاصل ہے۔ جو کچھ کسی کا عقیدہ ہے۔ وہ اس کی علانیہ اشاعت کا حق رکھتا ہے۔ مسلمانوں پر بھی واجب ہے کہ وہ اپنے پاک مذہب کو بدعات اور منکرات سے پاک صاف رکھیں۔ جو غیر شرعی اور رواجی باتیں داخل اسلام سمجھی جاتی ہیں۔ ان کی بیخ کنی کریں۔ نیک امور کا پرچار کریں برائی سے روکیں۔ جو مسلمان ضد پر اڑ جائے۔ دوسرے مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ اس سے اخلاقی تعلقات قطع کریں۔ کوئی وجہ نہیں۔ کہ وہ خود بخود پشیمان ہو کر برے کاموں سے تائب نہ ہو جائے۔ اس قسم کی تحریک دینی بہت اچھے نتائج پیدا کر سکتی ہے۔ بشرطیکہ سارے مسلمان باہم متفق ہوں۔

فرقہ بندی اور اسلام

بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ اسلام میں فرقہ بندیاں اور نوا بیدا اختلافات کے باعث مسلمان باہم کشمکش میں مبتلا رہتے ہیں۔ یہ بات اسلام کی عظمت اور

شان کے نا مناسب ہے۔ گو بظاہر یہ بات کچھ وزنی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن در اصل کچھ قابل التفات نہیں۔ کیونکہ مسلمانوں کے فرقہ فرقہ ہو جانے اور عقاید میں اختلاف رکھنے سے اسلام کی حقیقی روشنی پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ اور نہ پڑ سکتا ہے۔ وہ جوں کا توں اپنی آب و تاب سے لوگوں کے دلوں کو روشن کر رہا ہے ۔

بغور سنئے! اختلاف پیدا ہونے کے چند وجوہات ہیں۔ سب سے بڑا سبب یہ ہے۔ کہ جب آفتاب رسالت درخشاں رہا۔ تو ایک سر مو بھی اختلاف کی گنجایش نہ تھی۔ لیکن آفتاب رسالت ڈھلتے ہی جب کہ اسلام مشرق و مغرب کے دور دراز علاقوں میں پہنچ چکا۔ اور اس کو بے نظیر مقبولیت اور عزت حاصل ہوئی۔ جو ایسے ذی شان مذہب کے شایان شان تھی۔ توحید کی آذانیں فضائے عالم میں گونجیں۔ مختلف ممالک، مختلف اقوام کے لوگ اسلام کے حلقہ بگوش ہو گئے۔ اسلامی زرین اصولوں کی برکت سے ان میں لاثانی اخوت و یگانگت پیدا ہو گئی۔ ان کی منتشر طاقتیں یکجا جمع ہو گئیں۔ اسلام سے پہلے وہ کفر کی ظلمت اور رسوم جاہلیت کی الجھنوں میں گرفتار تھے۔ اسلام کے

طفیل وہ یک دم آزاد ہو گئے - اور طرح طرح کی اسلامی برکات سے مستفیض ہو رہے تھے - کہ نئی اسلام لانے والی اقوام میں سے بعض لوگ جن میں ابھی پورے طور پر اسلامی تعلیمات نے اثر نہیں کیا تھا - اور کچھ شیطانی جذبات رکھنے والے لوگوں کے میل جول سے بعض طبیعتیں اسلام کی عمدہ تعلیم کو اپنی آبائی رسم و رواج کے منافی خیال کرنے لگ گئیں - اور ان میں افراط تفریط ہونے لگی - ان کی بعد کی نسلوں کے اطوار و عادات میں رفتہ رفتہ فرق ہوتا گیا بہت سے لوگوں کے عقاید میں تو کوئی تبدیلی نہ ہوئی - مگر ملکی تغیرات اور غیبی حادثات کے رونما ہونے سے اختلاف کو ضرور دخل ہوتا گیا - اور فروعات میں بہت سی تبدیل ہو گئی ؛

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد کو بہت سا وقت گزر گیا - اور مسلمان کرۂ ارض کے گوشہ گوشہ تک پہنچ چکے ہیں - لیکن توحید اور رسالت جو اصول دین کے رکن اعظم ہیں - ان میں وہ کسی طرح کا کوئی اختلاف نہیں رکھتے - اور نہ کسی فرقہ کو اس کے متعلق ذرہ بھر اعتراض ہے - اس سے صاف طور پر عیاں ہے - کہ اسلام فرقہ بندی سے پاک ہے ؛

البتہ بعض بے سمجھ لوگ اس فروعی اختلاف کے باعث تنازعے بپا کرتے ہیں۔ کشت و خون ہوتا ہے۔ ملک میں بدامنی اور نفرت کا سبب بنتا ہے لیکن سمجھ دار آدمی کبھی ان باتوں کے پیچھے اپنا وقت ضائع نہیں کرتا۔ اور زندگی کے بیش بہا اوقات سے فائدہ حاصل کرتا ہے۔ اعمال صالحہ بجا لانے اور آسائش خلق میں اپنی پوری توجہ صرف کرتا ہے۔ دین و دنیا میں کامیاب زندگی سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ کسی بزرگ نے کیا اچھا کہا ہے ؎

جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ!
چوں ندیدند حقیقت رہِ افسانہ زدند

یعنی فرقہ دار لوگوں کو معذور سمجھ، حقیقت سے بے خبر ہو جانے کے باعث بے فائدہ باتوں میں مشغول ہیں۔

انسانی فرائض

پروردگار عالم نے کس بے مثل کاریگری اور اعلےٰ صنعت کاری سے زمین و آسمان پیدا کیے۔ چاند، سورج ستارے کیسے چمکتا رہے ہیں۔ عالم میں گوناگون

مخلوق پیدا کی۔ اس جہان کے قائم کرنے اور پیدا کرنے سے صرف انسان کی نفع رسانی مقصود ہے۔ زمین کا فرش ہمارے پاؤں کے نیچے۔ کرۂ ہوائی ہمارے کام کے لئے متحرک اسی طرح نظام شمسی ہمارے لئے اپنے اپنے محور پر گردش میں مصروف ہے۔ ہمارا جسم۔ اس کی بناوٹ اعصاب کا تعلق وغیرہ غرض اس قدر عجیب و غریب اشیاء جو ہمارے گرد و نواح میں ہیں۔ وہ محض ہمارے فائدے کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔

ربّ ذوالمنان اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں اس احسانِ عظیم کا ذکر بار بار فرمایا ہے کہ:-

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۝ الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَ یَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۝ (آل عمران: ع ۲۰)

ترجمہ:- یقیناً آسمانوں اور زمین کی خلقت نیز دن رات کے اختلاف و طلوع و غروب میں صاحبان عقل و بصیرت کے لئے حکمت الٰہی کی بڑی ہی نشانیاں ہیں۔ وہ صاحبان عقل کھڑے رہ کر، بیٹھے بیٹھے، لیٹے لیٹے غرضیکہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو اور اس کی قدرت و حکمت کو یاد کرتے رہتے ہیں۔ اور آسمان

اور زمین کی مخلوق کے اسرار میں ہمیشہ سوچ بچار کرتے رہتے ہیں۔ آخرکار ان کی قوت یقین معلوم کر لیتی ہے۔ کہ کائنات کا ذرہ بھی اللہ تعالیٰ نے بغیر مصلحت نہیں پیدا کیا۔ اور یہ سب کچھ محض اتفاقیہ طور پر نہیں بن گیا۔

نظام دنیا جو اپنی ترتیب میں باقاعدہ چل رہا ہے۔ محض اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ماتحت اس میں باقاعدگی موجود ہے۔ انسان اس سے نفع اٹھا رہا ہے۔ تو صاف ظاہر ہے کہ اتنی عزت و توقیر، نفع فوائد، انسان کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے ہیں۔ تو اس چند روزہ زندگانی میں انسان کے ذمہ کیا فرض ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں سے فائدہ اٹھا کر کس چیز کا جویاں ہو۔ اس کی زندگی کے کیا اصول ہونے چاہئیں۔ اس سوال کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:-

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ (انبیاء)

ترجمہ:- اور تجھ سے پہلے جس قدر رسول ہم نے بھیجے۔ سب کی طرف یہی حکم تھا۔ کہ تحقیق کوئی معبود نہیں مگر میں۔ پس میری ہی عبادت کرو۔

دوسرے موقعہ پر باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝

ترجمہ:- میں نے جنوں اور انسانوں کو نہیں پیدا کیا - مگر اس لیے کہ میری "عبادت" کریں ؛

چونکہ زندگی کی مدّت بہت مختصر ہے - سب فرائض سے مقدم فرض اللہ تعالٰے کی توحید پر ایمان لانا یعنی عرفان اور عبادت ہے - اس تھوڑے وقت کو غنیمت سمجھ کر اوصافِ جمیلہ (نیکی) حاصل کرے اور بدی سے قطعاً پرہیز رکھے - تا کہ فطرت کا اصلی راز اس پر کھل جائے - اور اس کی زندگی "حیاتِ جاوید" کا مرتبہ حاصل کرے - اور انسان کا اشرف المخلوقات ہونا ثابت ہو ؛

مذہب

مذہب کے معنے طریقہ اور راستہ کے ہیں - جسے آدمی اپنی عقل و فراست کے ذریعے سے یا صحبت کے اثر سے اور درست تسلیم کر کے اس پر عمل پیرا ہوتا ہے - خصوصاً دین کے بارہ اس کی پابندی کو باعث کامیابی جانتا اور مانتا ہے - مذہب کی جامع تعریف حسب ذیل ہے :-

"مذہب ایک ایسی طاقت ہے - جو اپنے

پیروؤں میں ترقی کی روح پھونکتا اور افراد
کی روحانی زندگی کے لئے ایک لازوال
حرکت دینے والی قوت ثابت ہوتا ہے"

"ہم جسمانی ورزشوں اور کسرتوں سے اپنے اعصاب
و عضلات کو مضبوط بنا سکتے ہیں۔ لگاتار سعی و
محنت، ہمت اور استقلال سے رستم کا سا جسم حاصل
کر سکتے ہیں۔ مگر روحانی طاقتوں کا نشو و نما ان
ذریعوں سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے
ایک روحانی قوت کا موجود ہونا ازبس ضروری
ہے۔ جو انسان کے رگ و پے میں اپنا اثر دکھائے
اور اس کو روحانی حیثیت سے ایک ایسی شاندار
ہستی بنا دے۔ کہ مادی طاقتیں اور جسمانی شجاعت
اس کے مقابلے میں محض بیکار ثابت ہوں"

کرۂ ارض پر موجودہ مذاہب کی تعداد ہزار
سے کہیں زیادہ ہے۔ اس قدر زیادہ مذاہب
کی موجودگی اس بات کا بیّن ثبوت ہے۔ کہ روحانی
تکمیل سوائے "پابندی" مذہب حاصل نہیں ہو سکتی۔
دنیا کے مذاہب میں بے شک وسیع اختلافات
پائے جاتے ہیں۔ اور بہت سے مذاہب صفحۂ ہستی
سے مٹ بھی گئے۔ لیکن سب مذاہب نیکی کے حاصل
کرنے اور گناہ کو ترک کر دینے کے حق میں ہیں۔

آج کسی شخص کو اس بات کے یقین کرنے میں ذرہ بھر تامل نہیں۔ کہ اطمینانِ قلب۔ خلوص، ترک گناہ، سوائے مذہب کی پابندی کے حاصل ہونا ناممکن ہی سے ہے۔ اور تمام روحانی برکات محض مذہب ہی کی بدولت حاصل ہو سکتے ہیں ۔

تمام موجودہ مذاہب عالم کا احترام ملحوظ رکھتے ہوئے۔ سب سے نمایاں مقدس اور عالمگیر مذہب اسلام ہے۔ جو فطرتِ انسانی کے عین مطابق دینی، دنیاوی بہترین تعلیم پیش کرتا ہے۔ بالکل آسان، نفع بخش، روحانی مدارج میں کمال کو پہنچانے والا۔ برکتوں کو عام کرنے والا۔ انسان کو خدائے واحد لا شریک (لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ[1]) سے روشناس کرانے والا یہی ایک سچا دین ہے۔ اور آسمانی تعلیم کا مخزن بھی ہے ۔

نیکی اور بدی

انسان کی فضیلت کا معیار گناہوں سے پرہیز اور نیکی کی طرف رغبت کرنا ہے۔ نیکی اور گناہ دو متضاد امر ہیں۔ نیکی حسن خلق ہے تو بدی بد خلقی۔ نیکی نور ہے تو گناہ تاریکی۔ نیکیوں کی تعریف میں حضور سرور عالم

---

[1] نہیں کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ ۔

صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :-
اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاکَ فِیْ صَدْرِکَ وَکَرِھْتَ اَنْ یَّطَّلِعَ عَلَیْہِ النَّاسُ ۔ (حدیث مسلم)
ترجمہ :- نیکی - یعنی موافق فطرت صالحہ اچھے چلن کا نام ہے اور گناہ جو فطرت صالحہ کے خلاف ہو - تیرے دل میں کھٹکے - اور تو اُس کو بُرا سمجھے - کہ لوگ اس سے واقف ہوں ۔ دوسری جگہ فرمایا :-
اِنَّ مِنْ خِیَارِکُمْ اَحْسَنَکُمْ اَخْلَاقًا (حدیث بخاری)
ترجمہ :- تم سے بہترین شخص وہ ہے - جو چال چلن کے اعتبار سے اچھا ہو
قرآن مجید میں بھی اسی طرح ارشاد ہے :-
اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ۔ ترجمہ :- تم میں سے زیادہ بزرگ قابلِ تعظیم، نزدیک اللہ کے وہ شخص ہے - جو زیادہ پرہیزگار اور صالح ہو -
انسان کے نیک خصائل اس کے روحانی کمالات ہیں - جو شخص نیکی (اچھے عادات) کا پابند نہیں - وہ انسانی سوسائٹی میں رہنے کے ناقابل ہے - جس شخص کی حرکات کمینہ اعمال بد ہیں - "انسان" کا قابلِ عزت نام اس پر صادق نہیں آتا - بلکہ قرآن مجید میں اس کو "بدتر از حیوان" کے نام سے پکارا گیا ہے :-
اِنْ ھُمْ اِلَّا کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ سَبِیْلًا (فرقان : ع ۴)
ترجمہ :- وہ گروہ مثل چارپاؤں کے ہے - بلکہ گمراہ تر ہے ۔
ایک بزرگ کا قول ہے کہ "اے انسان اچھے عادات نیک اعمال میں ترقی کرتے ہوئے فرشتے سے بڑھ جا - اگر تو مقابلہ میں فرشتے سے کمتر رہا - تو تو حیوان سے بدتر ہے"

عقائد و اعمال

اعتقاد کے لغوی معنی "دل میں مضبوط پکڑنے یا کسی چیز کے مضبوط ہونے کا نام ہے" اور اعمال کے معنے "عمل یا کام کرنے کے ہیں" شرعاً ان امور کا دل میں یقین باندھنا اور مضبوطی سے قائم رہ کر عمل کرنا ہے۔ جو ہم کو سننے کے ذریعے یا تحقیق کے ساتھ معلوم ہوئے ہیں۔ اور جن کی اصل تواتر آیات و احادیث سے ثابت ہے۔

قیامت میں اچھے عقیدہ کی برکت سے مومن کو نجات حاصل ہوگی۔ اچھے اعمال بجا لانے سے وہ اعلیٰ درجاتِ قرب پر فائز ہوگا۔ اور کافر ان سے محروم رہنے کے باعث عذاب میں مبتلا ہوگا۔

اچھے عقاید کا محل دل ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ پہلے رسوم بد اور بری عادات سے نجات حاصل کرے۔ کہ یہ دل میں کدورت پیدا ہونے کا باعث ہیں۔ اور ان کے باعث ہوائے نفسانی اور اوہام شیطانی میں شدت کا امکان اغلب ہے جو طہارت قلبی کو بخش کرنے میں ممد و معاون ہیں۔ بہرحال ہمیں دل کو پاک صاف رکھیں۔ تاکہ فطرتِ انسانی پورے طور پر پاکیزگی حاصل کرے۔ اس میں اچھے اور صحیح عقاید قبول کرنے کی قابلیت پیدا ہو جائے۔ اور اس کی برکت سے مشاہدہ قرب حق کی بیش بہا دولت نصیب ہو۔

فطرت کے مطابق پاک و صاف عقیدہ کا نام "حسنِ اعتقاد" ہے۔ جیسا کہ قرون اولیٰ میں جب کہ کوئی اختلاف نہ تھا۔ ان

کے دلوں میں حرص و آز حسد و عناد مفقود تھا۔ سب یک دل اور یک رائے تھے۔ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ ان کی صفت پر صریح شہادت ہے! پس اب جو شخص صحیح اور سچے عقاید کا طالب ہو۔ اس کو لازم ہے۔ کہ وہ افضل اور اکمل زمانہ کے لوگوں کے عقاید کا کھوج نکالے۔ اللہ تعالےٰ کی مقدس کتاب (قرآن مجید) اور نبی آخر الزمان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحیح ارشادات مکمل ذریعہ اور بہترین وسیلہ موجود ہیں۔ صدق نیت اور توفیق الٰہی سے کچھ مشکل نہیں۔ شر نفس اور شر شیطان سے پناہ مانگے۔ فضل و رحمت عزّ پہ یقین محکم رکھے۔ تو بلا شک و شبہ اس کا دل دنیوی جھگڑوں اور تنازعوں سے نجات پا کر محل نظر رحمت الٰہی بن جائے گا۔ کہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے کہ:۔

وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا (روم: ع ۷)

جب مومن اپنے دل میں محبت الٰہی پیدا کرتا ہے۔ تو اس کی مخلوق کو بھی محبت و شفقت بھری نگاہوں سے دیکھتا ہے اس وقت تمام نزاع شیطانی یکبارگی دل سے ناپید ہو جاتے ہیں۔ تمام تنازعات یک دم حرف غلط کی طرح مٹ جاتے ہیں۔ وہ ہر وقت نیکی کی جانب راغب ہوتا ہے۔ اور نیک دل ہونے کے علاوہ نیک کام بھی کرتا ہے۔ بلا شک نجات پانے والی جماعت میں اس کا شمار ہوتا ہے۔

برکاتِ اسلام

مذہب انسان کو نیکی پر عمل پیرا ہونے اور بدی سے روکنے میں مدد و معاون ہوتا ہے۔لیکن روحانی ترقی کا سب سے بہتر و اکمل ذریعہ اسلام ہی ہے۔اس کی مخصوص برکات محتاجِ تشریح نہیں۔زمانہ جدید کے شائستہ ممالک اسلامی اصولوں کی پیروی سے بامِ عروج پر پہنچ رہے ہیں۔اور ان کے عمدہ نتائج سے اپنے ملک اور قوم کو فائدہ پہنچانے میں مصروف ہیں ؛

اسلام میں سب سے بڑی خوبی یہ ہے۔کہ وہ ایک عملی اور فطرتی مذہب ہے۔اس کی تعلیم جامع اور آسان تر ہے۔عرفانِ الٰہی کا معدن ہے۔قدامت کے لحاظ سے انسانی تاریخ کے ساتھ اس کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔اس کی تعلیمات آسمانی ہیں۔دنیا کو امن و امان کا درس دیتا ہے۔طہارت و عبادت کا گر سکھاتا ہے۔نسلی اور قومی امتیازات کو یکسر ختم کرنے کا علمبردار ہے۔انسان کو انسانی عظمت کرنا سکھلانا اس کا شیوہ ہے ؛

نیز اطاعت، فرمانبرداری، سچی محبت کا احساس دلانا اس کا پہلا سبق ہے۔عورتوں کے حقوق کی حفاظت کرنا اس کا بڑا اصول ہے۔آقا اور غلام۔امیر و غریب کے نمایاں فرق کی دھجیاں اڑانے اور غلامی کی زنجیریں توڑنے میں پیش پیش ہے۔عدل و انصاف کی بے نظیر مثالیں قائم کیں اور پاکیزہ زندگی بسر کرنا سکھلایا۔اپنے تو اپنے غیروں کو بھی بھائی بنایا ؛

اسلام کی یہ مخصوص برکات محض حسنِ ظن پر قائم نہیں ہیں بلکہ

بلکہ مسلمہ حقیقت ہیں۔ علمی اور عملی خوبیاں اسلام میں جامعیت کے ساتھ موجود ہیں۔ قرآن مجید خدا تعالیٰ کے کلام ہونے کا زبردست ثبوت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام ہر زمانہ میں بے نظیر خوبی کے باعث ہر دل عزیز رہا ہے۔ اور دنیا کے خاتمہ تک اسی طرح قابلِ تعظیم رہے گا۔ اسلام نے اپنی عمدہ سچی تعلیم کے باعث پست سے پست اور جاہل سے جاہل قوموں کو قعرِ ذلت سے نکال کر بامِ کمال پر پہنچایا ✣ اس کی روحانی برکات اس قدر وسیع اور عام ہیں۔ کہ کسی ملک کا باشندہ کسی قوم کا فرد جب چاہے۔ اسکی تعلیم پر پیرا ہو کر فائدہ اٹھائے۔ صدیاں گزر گئیں۔ کہ اسلام کی سرپرستی کرنے والے اس جہان فانی سے چل بسے۔ پھر بھی اسکی حقانیت جوز کی نوٹن اپنی آب و تاب دکھا رہی ہے۔ گروہ در گروہ لوگ بخوشی و رضا اسلام کی غلامی میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور نیچے ملنگے

اسلام، ہٹ دھرمی اور تنگ نظری کی تعلیم نہیں دیتا

اس نے ساری دنیا کو آرام اور روشنی کا پیام دیا۔ اور اپنے اقبال و حکومت کے زمانہ میں غیر مسلموں سے بھی حسنِ اخلاق اور کشادہ دلی سے برتاؤ کیا۔ اسلام فی الحقیقت نام ہے" نیک اعمال بجا لانے کا اور پاکیزہ زندگی بسر کرنے کا" یہی دنیا اور عقبےٰ میں کامیابی کی کلید ہے۔ اسلام و قرآن کی غرض و غایت اولین یہ ہے۔ کہ جو لوگ اس نیکی تعلیم پر عمل کریں۔ ان میں اعلےٰ ترین نیک خصائل پیدا ہوں۔ دنیا میں ان کو عزت و توقیر کے مراتب علیا حاصل ہوں ✣

(ختم شد)

سلسلہ دین و دُنیا - لائبریری

اسلامی نظریات

از غلام دستگیر نامی

مکتبہ دین و دُنیا (رجسٹرڈ)

سرکلر روڈ لاہور

نزد چوک اُردو بازار

نقش اوّل

قیمت